بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 47 | ۲۵ ربیع الثانی تا یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ 5 تا 11 فروری 2016ء | شمارہ: 6

سانحہ چارسدہ

پاکستان میں بھارتی مداخلت کے ثبوت اقوام متحدہ کو دیئے جانے کے باوجود امریکہ خاموش کیوں؟

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

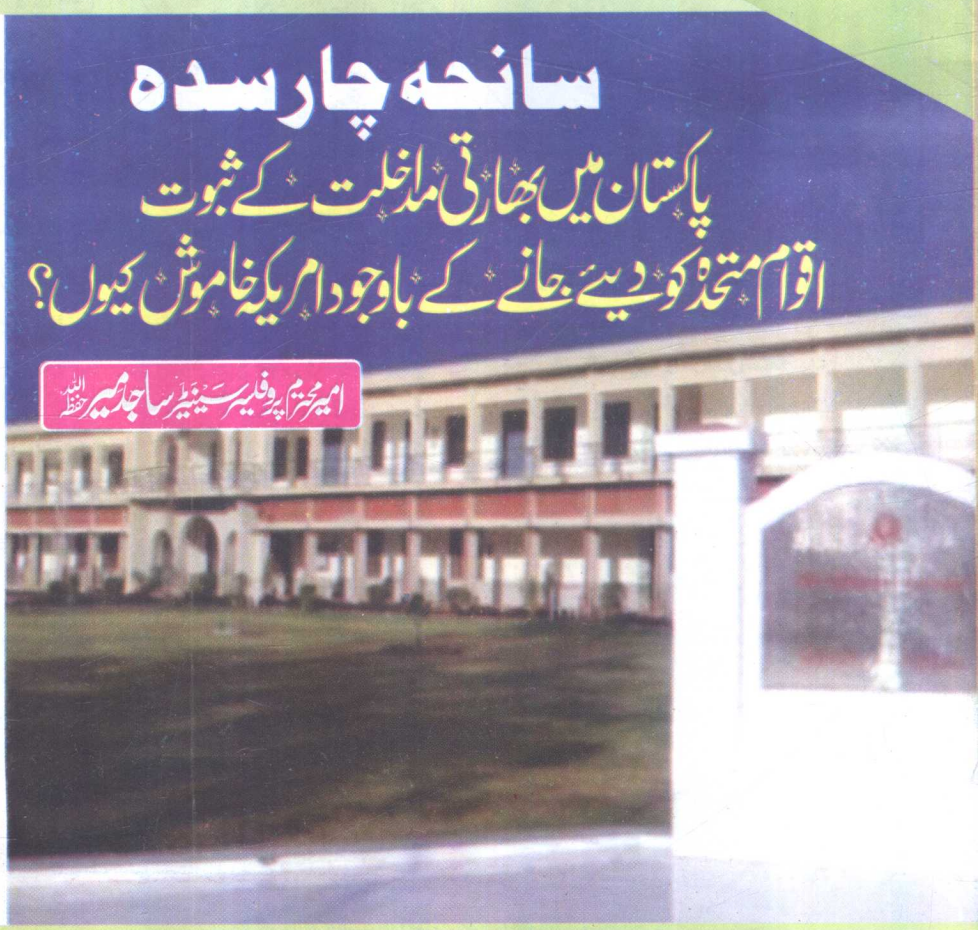

حرمین شریفین

مقاماتِ مقدسہ کا عطر بیز تذکرہ!

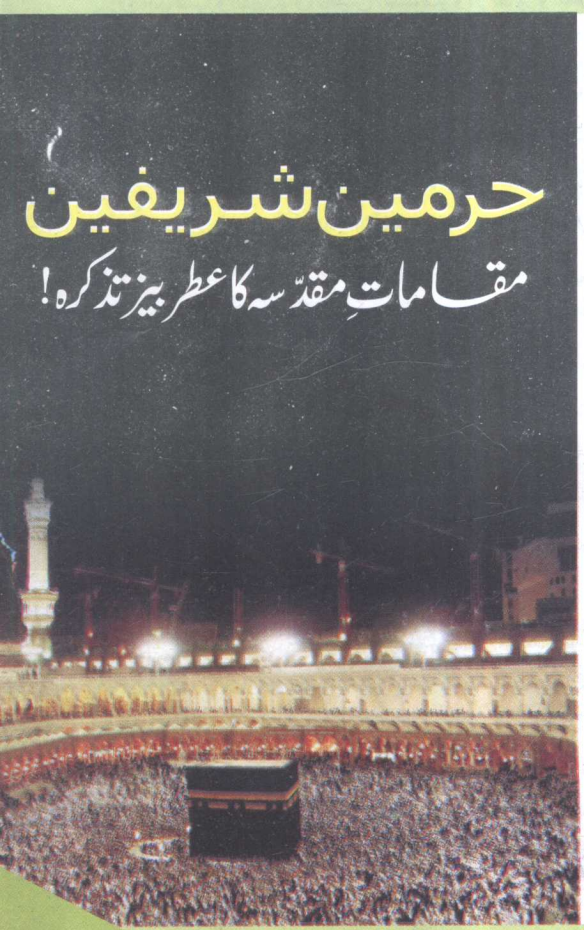

مطالعہ کائنات

ذرہ ذرہ موزونیت اور حسن و جمال سے ہمکنار!

عالم اسلام کے جوانو!

دشمن کی مکروہ چالوں اور فکری یلغار سے محتاط رہو!

شادی بیاہ کے مسائل

- مہر کا حق دار کون.....؟!
- سسرالی رشتے کا احترام.....؟!
- بیوی کا بلا اجازت گھر سے نکلنا.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

متاع دنیوی ومتاع اُخروی

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝﴾ (آل عمران)

''مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کردی گئی ہے جیسے عورتیں اور بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کیے گئے خزانے، نشان دار گھوڑے، چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور (جبکہ) لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے۔''

انسان کے لیے یہ دنیا ایک دار الامتحان ہے اور یہ واحد ایسا امتحان ہے جس کے تمام سوالات ممتحن نے بتلا دیئے ہیں تاکہ انسان ان سوالات کی روشنی میں تیاری کر کے جیت اور کامیابی کا حقدار ٹھہرے۔ آیت مذکورہ میں ان اشیاء و اسباب کی طرف اشارہ ہے جو انسان کو اس امتحان کے دوران تیاری سے غافل رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔ دنیوی متاع اور خواہشات نفس سے مستفید ہونا ایک فطری بات ہے اور اسلام اس سے منع نہیں کرتا، لیکن صرف اسی کے حصول میں مگن رہنا اور خواہشات کا غلام بن کر مقصد حیات اور اُخری وابدی متاع کو بھول جانا انسان کے لیے نقصان کا باعث ہے جس سے منع کیا گیا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں متاع دنیوی اور اُخروی کا موازنہ کر کے انسان کو تنبیہ کی ہے کہ وہ اپنی ابدی کامیابی سے باخبر رہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝﴾

''اور جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔''

حقیقت کو کھول کھول کر بیان کردینے کے باوجود یہ حضرت انسان اللہ کی تنبیہ پر کان نہیں دھرتا اور دنیا میں ہی مگن رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اس رویے کے بارہ میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝﴾ (الاعلی)

''لیکن تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اگرچہ تمہارے لیے آخرت کی زندگی بہت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔''

گویا قرآن کریم نے بارہا انسان کو آگاہ فرمایا ہے کہ دنیوی متاع اور عارضی آرام میں محو ہو کر اُخروی متاع اور ابدی راحت سے غافل رہنا انسان کے شایان شان نہیں حقیقی فائدہ کے لیے عارضی راحت کو قربان کردینا گھاٹے کا سودا نہیں ہے اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ ان دونوں خیارات میں سے اس کو اختیار کرے جو اس کے لیے دائمی فائدے اور راحت کا سامان فراہم کرے چاہے اس میں کچھ وقتی سکون کی قربانی ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

تین عمدہ وصیتیں

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: "بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ".] (مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے اور سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت فرمائی۔ (مسلم)

وصیت سے مراد تلقین وتاکید ہے کیونکہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نوافل پڑھنے کا اہتمام اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تلاوت کردہ حدیث میں تین باتوں کی تلقین کی گئی ہے۔

پہلی وصیت: ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھے جائیں، ان تین دنوں کے روزے کا ثواب ایک ماہ کے روزے کے برابر ہے۔ یہ تین دن ''ایام بیض'' کہلاتے ہیں، یعنی قمری مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ۔ ان ایام کو ''ایام بیض'' اس لیے کہتے ہیں کہ ان تاریخوں میں چاند تقریباً ساری رات چمکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان ایام کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

دوسری وصیت: یہ کہ چاشت کی دو رکعات ضرور پڑھا کرو اس لیے کہ ان کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر انسان پر ہر روز اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔'' انسانی جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا بہت مشکل ہے جو انسان سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد دو رکعت نماز ادا کرلے اس کی طرف سے پورے جسم کا صدقہ ادا ہو جائے گا۔ اکثر لوگ اس عمل سے غافل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ چاشت کے دو ہی نفل ہیں۔

تیسری وصیت: رات کو سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لیا کرو۔ یاد رہے کہ سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی صرف اس شخص کے لیے مستحب ہے جو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کے بارے میں اپنے آپ پر اعتماد نہیں کرتا، اگر اسے رات کو اٹھنے پر اعتماد ہو یا گھڑی، موبائل پر الارم لگائے اور وقت پر بیدار ہو جائے تو رات کا آخری حصہ افضل ہے۔

یہ تینوں کام نفل عبادت کا درجہ رکھتے ہیں مگر ثواب کے لحاظ سے بہت بڑا مقام رکھتے ہیں۔ روزہ از خود بڑے ثواب کا حامل ہے اور جب سنت سمجھ کر ہر ماہ 13، 14 اور 15 تاریخوں کے روزے رکھے جائیں تو اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ یہ کام بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے مگر جو صدق دل سے اسے شروع کرے وہ اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ اور چاشت کی نماز سے پورے جسم کے ہر جوڑ کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کا کس قدر انعام ہے کہ جوڑوں کا صدقہ وہ صرف دو رکعت کی صورت میں قبول کر لیتا ہے ورنہ اتنے صدقے ادا کرنے کے لیے کتنی رقم درکار ہوتی؟ اور تہجد کی نماز اگرچہ نفلی عبادت ہے مگر اس کا ثواب اور اس کے ثمرات بہت زیادہ اس ہیں، آپ ﷺ نے اس شخص کو رعایت عطا فرمائی جو صبح اٹھنے سے قاصر ہے اسے چاہیے کہ وہ رات کو سونے سے قبل وتر نماز ادا کر کے سوئے۔

سانحۂ چارسدہ

وطن عزیز کم وبیش تین دہائیوں سے امن وامان کی ناگفتہ بہ حالت سے دو چار ہے۔ دہشت گردی نے جہاں بہت سے انسانوں کو موت کی وادی میں پہنچا دیا ہے وہاں ملکی معیشت کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ ایسے حالات کے پیش نظر کوئی بھی غیر ملکی سرمایہ کار یہاں سرمایہ کاری کے لیے تیار نہیں۔ اس کے برعکس بہت سے یہاں کے صنعتکار اپنے کاروبار سمیٹ کر دوسرے ممالک میں منتقل کر چکے ہیں۔ پھر یہاں لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے کارخانے بند' مزدور بیکار اور مہنگائی کا سطح بلند ہے۔ ایسے حالات میں دہشت گردی کے واقعات اور ظالمانہ وارداتیں قوم کے سینے کو غم واندوہ سے مزید چھلنی کر دیتی ہیں۔ ابھی قوم ۱۶ دسمبر ۲۰۱۴ء کو آرمی پبلک سکول پشاور میں دہشت گردی کے دردناک' اور المناک واقعہ کے غم کو بھولی نہ تھی جس میں ڈیڑھ صد کے قریب طلبہ سمیت سٹاف کے ممبران شہید ہوئے۔ ضروری تحقیق اور حالات کے پیش نظر دہشت گردی کے اس واقعہ کا افغانستان کو ذمہ دار قرار دیا گیا تھا۔ پھر ایسے واقعات کو روکنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو تباہ' انہیں گرفتار کیا اور کئی ایک کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ بڑی حد تک دہشت گردوں کی کمر توڑ کر رکھ دی گئی۔ اس کے باوجود ۲۰ جنوری ۲۰۱۶ء کو چارسدہ کی باچا خان یونیورسٹی میں دہشت گردی کا افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ پروفیسر حامد حسن اور طلبہ سمیت ۲۱ افراد شہید ہو گئے۔ فوج کی بروقت کارروائی کی وجہ سے جانی نقصان کم ہوا۔ حملہ آوروں نے خودکش جیکٹس پہنی ہوئی تھیں اور وہ دھماکے سے پہلے ہی مارے گئے۔ اگر دھماکہ ہو جاتا تو بہت زیادہ جانی نقصان کا خطرہ تھا۔ آرمی چیف جنرل راحیل شریف بروقت جائے سانحہ پر پہنچ گئے۔ وزیراعظم صاحب ملک سے باہر تھے۔

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) نے باچا خان یونیورسٹی میں دہشت گردوں کے حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اپنے مشترکہ بیان میں ان کا کہنا ہے کہ تعلیمی اداروں کو نشانہ بنانے والے علم دشمن ہیں۔ دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں قومی عزم کو کمزور نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے حملے میں شہید ہونے والوں کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اب دہشت گردوں نے تعلیمی اداروں کو اپنی اندوہناک دہشت گردی کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ اس طرح وہ نئی نسل کو پاکستان کے مستقبل سے مایوس کرنا چاہتے ہیں۔ ع

ایں خیال است ومحال است وجنوں

لیکن ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے حکومت' آرمی اور قوم متحد ہیں۔ تاہم ضرورت یہ ہے کہ دہشت گردوں کے ناسور کے مکمل خاتمہ کے لیے دہشت گردی کے اسباب' محرکات معلوم کر کے اس کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔ تعلیمی اداروں کے باہر مورچے اور سیکورٹی گارڈ معقول تعداد میں تعینات کیے جائیں۔ نیز قبائلی علاقوں میں جدید وقدیم تعلیم کا معقول انتظام کیا جائے۔ ۲۰۱۴ء کے سانحہ کے بعد آرمی نے اہم اقدامات کیے۔ اس سے KPK میں امن وامان کی صورت حال میں کافی حد تک بہتری سامنے آئی ہے۔ لیکن دہشت گردی کو روکنے کے لیے افغانستان سے ملحق ہماری طویل سرحد کو محفوظ بنانا بھی ضروری ہے۔ فوجی ترجمان کے مطابق افغانستان سے آمدہ پانچ اہلکار گرفتار کر لیے ہیں۔ انہوں نے میڈیا کو یہ بھی بتایا کہ افغان سموں سے کالز آرہی تھیں۔ کون تھے؟ کس نے بھیجا؟ کس نے حملہ کروایا؟ یہ بھی کہا کہ دہشت گردی کی کڑیاں بھارت سے بھی مل رہی ہیں۔

افغانستان ہمارا ہمسایہ برادر ملک ہے۔ پاکستان نے ہی افغانستان کو روس کے چنگل سے آزاد کرایا تھا۔ اہل پاکستان نے جانوں کی قربانیاں پیش کیں۔ لاکھوں افغان مہاجرین کا بوجھ تین عشروں سے اٹھا رکھا ہے۔ اب امریکہ نے افغانستان پر دست درازی کی تو پاکستان نے ہی قربانیاں دیں۔ اپنی معیشت کا ناقابل تلافی نقصان برداشت کیا۔ اس کے باوجود وہاں سے دہشت گرد آ کر کارروائی کر جاتے ہیں۔ بایں ہمہ افغانستان' بھارت کا دوست ہے۔ درجنوں کے حساب سے اس کے قونصل خانے وہاں موجود ہیں جو دہشت گردوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ اس کا بھی تدارک ہونا چاہیے۔

آخر میں ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ سیاسی اور عسکری قیادتوں کے اتفاق رائے سے جامع نیشنل ایکشن پروگرام ترتیب پا چکا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ مؤثر بنایا جائے تاکہ جملہ خرابیاں دم توڑ کر رہ جائیں۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
نوجوانوں کے لیے اہم نصیحتیں.....(خطبۂ حرم)	6
آہ.....ہم ایک عظیم سکالر سے محروم ہو گئے	10
رد قادیانیت.....مولانا ابوالقاسم سیف	13
مطالعۂ کائنات.....اسلامی نقطۂ نظر سے	14
فضائل حرمین شریفین	16
طب وصحت	21
جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ورکشاپ	22
کاروان بیداری ملت شورکوٹ میں	24
اخبار الجماعۃ	25

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث"
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "لسٹر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

بھارتی مداخلت کے ثبوت اقوام متحدہ کو دیے اوباما اس پر خاموش کیوں ہیں؟ امیر محترم

افغانستان سے امریکہ اور اتحادی افواج کے انخلاء کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔

امریکی صدر کا پاکستان سے ڈو مور کا تقاضا سراسر زیادتی ہے

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان میں بھارتی مداخلت کے ثبوت اقوام متحدہ کو دیئے امریکی صدر اس پر خاموش کیوں ہیں؟۔ افغانستان میں امریکہ اور اتحادی افواج کے انخلاء کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا۔ امریکی صدر اوباما کا پاکستان سے ڈور مور کا تقاضا سراسر زیادتی ہے۔ دہشت گردی عالمی خطرہ ہے جس کیخلاف کارروائی میں کسی ملک کو کوئی امتیاز نہیں رکھنا چاہیے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی دفتر 106 راوی روڈ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کویت کے امیر مولانا عارف جاوید محمدی کی قیادت میں ملنے والے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ بھول گیا ہے کہ نائن الیون واقعہ کے بعد سب سے زیادہ پاکستان کا نقصان ہوا ہے، بھارت کا تو ایک پتہ تک نہیں ٹوٹا۔ پاکستان میں دہشتگردی کے نام پر ساٹھ ہزار کے لگ بھگ سویلین، فوجی، پولیس اہلکار، بچے بوڑھے اور عورتیں شہید ہو چکے ہیں۔ سات لاکھ سے زائد افراد گھروں سے بے گھر ہوچکے، نہ جانے ابھی کتنے جنازوں کو کندھے دینے باقی ہیں ہر طرف بارود کی بو، بموں کی گھن گرج اور بندوقوں کی تڑتڑاہٹ ہے۔ امریکی صدر کو متوازن بیان دینا چاہیے تھا۔ امریکہ کو چارسدہ باچاخاں یونیورسٹی پر ہونے والا حملہ اور اس میں افغانستان اور بھارت کی مداخلت کیوں نظر نہیں آتی۔ ہمیں امریکہ نصیحتیں نہ کرے، ہم نے پہلے ہی ڈور مور پالیسی کے تحت بہت نقصان اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ بھارت کے ساتھ مل کر افغان سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال کررہا ہے۔ امریکہ یہ بھول گیا ہے کہ 2002ء میں بھارتی گجرات میں مودی سرکار ہی تھی جس نے ہزاروں مسلمانوں کا منظم قتل کیا۔ بھارت نے ایک لاکھ سے زائد کشمیریوں کو صرف اس لئے شہید کیا کہ وہ اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ خود کرنا چاہتے ہیں۔ بھارتی انتہاپسندی پر امریکہ نے ہمیشہ نظریں چرائی ہیں۔ دریں اثناء انہوں نے آرمی چیف کی طرف سے مدت ملازمت میں توسیع کی ازخود معذرت کو خوش آئند قرار دیا اور کہا ہے کہ توسیع کی روایت اب ختم ہونی چاہیے۔ افراد آتے جاتے رہتے ہیں، کسی ادارے کے لیے کوئی بھی کبھی ناگزیر نہیں ہوتا۔ ہماری فوج میں سپہ سالاری کی صلاحیت کے حامل جرنیلوں کی کمی نہیں۔ اس لیے آرمی چیف کی مدت ملازمت کی توسیع کو ایشو نہیں بنانا چاہیے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ناظم اعلیٰ کا مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ کا دورہ اور خطبہ جمعۃ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ناظم اعلیٰ جناب حافظ حبیب الرحمٰن حبیب نے حافظ بابر فاروق رحیمی کی دعوت پر مرکز 106 راوی روڈ لاہور میں خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں سرمایہ دارانہ نظام کی شدید مذمت کی اور امت کو اتحاد واتفاق کے ساتھ اس نظام کے خاتمہ اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جدوجہد کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ انسان کے لیے دنیا اور آخرت میں کامیابی صرف اور صرف اسلامی نظام اپنانے میں ہے۔ آج دنیا میں وہی قومیں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ہیں جنہوں نے اسلامی نظام اپنایا اس کو نافذ کیا۔ نماز جمعۃ میں عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حافظ حبیب الرحمٰن حبیب نے مرکز کی نوتعمیر شدہ مسجد کا دورہ بھی کیا اور مختلف جاری کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر جناب پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ خصوصاً مسجد کی خوبصورتی، توسیع اور بالائی منزل پر بننے والے وسیع وعریض ہال کے قیام پر انہوں نے کہا کہ قائدین مرکزیہ پاکستان کی انتھک اور دن رات کوششوں سے آج جماعت ترقی کر رہی ہے اور اس کو اتنا بڑا مرکز ملا ہے جو کہ کسی بھی مذہبی جماعت کے پاس نہیں۔ اس کے بعد خطیب مرکز حافظ بابر فاروق رحیمی نے ان کے اعزاز میں پر تکلف ظہرانہ دیا جس میں ایڈیشنل سیکرٹری جنرل رانا شفیق خاں پسروری نے خصوصی شرکت کی۔ رانا محمد شفیق خاں پسروری نے حافظ حبیب الرحمٰن حبیب کو مرکز 106 راوی روڈ آمد پر خوش آمدید کہا اور جماعت کی طرف سے ان کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں اس ظہرانہ میں شیر پنجاب مولانا محمد یوسف پسروری بھی شریک ہوئے جو اپنی باتوں سے محفل کو محظوظ کرتے رہے۔ علاوہ ازیں ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے اگلے دن پیغام ٹی وی کا بھی دورہ کیا اور اس کی کارکردگی کو سراہا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ان شاء اللہ جلد ہی اسے برطانیہ سمیت پورے یورپ میں آن ایئر کر دیا جائے گا۔ معزز مہمان نے ہفت روزہ اہل حدیث کے دفتر کا وزٹ کیا، تمام سٹاف سے ملاقات کی اور مجلّہ کی جملہ کارکردگی کو سراہا۔ (میڈیا سیل 106 راوی روڈ لاہور)

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

سسرالی رشتے کا احترام

سوال میں آج کل ایک الجھن کا شکار ہوں' اس سلسلہ میں آپ کی رہنمائی درکار ہے۔ وہ یہ کہ میرے خاوند میرے والدین کا احترام نہیں کرتے بلکہ بعض اوقات تو انتہائی بدتمیزی کرتے ہیں' جس سے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ شریعت میں اس کا کیا حل ہے؟

جواب شریعت مطہرہ نے جہاں بیوی کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کا احترام کرے' اس کی عزت و وقار کو ٹھیس نہ پہنچائے وہاں خاوند کو بھی کہا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش اختیار کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنی بیویوں سے حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو۔'' (النسآء: ۱۹)

اس آیت کریمہ میں بیوی کے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ شامل ہے کیونکہ ان سے حسن سلوک کرنے سے بیوی خوش ہوگی۔ سسرال والوں کو تکلیف نہیں دینا چاہیے کیونکہ انہیں تکلیف دینے سے بیوی کو تکلیف ہوگی۔ ویسے بھی بیوی کا باپ ایک اعتبار سے خاوند کا بھی باپ ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ انسان کے تین باپ ہوتے ہیں اور تینوں کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے۔ پہلا حقیقی باپ جو اسے دنیا میں لانے کا سبب بنا' دوسرا استاد جس نے علم کے ساتھ اس کے دل کو منور کیا اور تیسرا سسر جس نے اپنی عزت کو اس کے حوالے کیا۔ اس بناء پر خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے سسر کا اس طرح احترام کرے جس طرح اپنے والد کا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''وہ بہترین چیز جس کی وجہ سے کسی کی عزت کی جائے' اس کی بیٹی یا بہن ہے۔'' (ابوداؤد' النکاح: ۲۱۲۹)

کسی کو بیٹی یا بہن کا نکاح دینا بہت بڑا احسان ہے لہٰذا بیوی کے باپ اور اس کے بھائی کا احترام ضروری ہے۔ اسی طرح بیوی کی والدہ کا احترام بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اس سے نکاح حرام کیا گیا ہے اور اس سے پردہ نہیں رکھا گیا۔ جب بیوی دیکھے کہ خاوند نے اس کے والدین کے حق میں کچھ کوتاہی کی ہے جیسا کہ صورت مسئولہ سے معلوم ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے خاوند کو اچھے انداز میں سمجھائے' اگر والدین میں کوئی ایک یا دونوں خاوند کے حق میں کوئی غلطی کرتے ہیں تو عورت کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور اپنے والدین کو ادب' احترام کے ساتھ وعظ و نصیحت کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ اگر والدین بیٹی کو کوئی حکم دیں جو خاوند کے حکم کے خلاف ہو تو خاوند کے حکم کو مقدم سمجھا جائے گا اور والدین کو ایسے معاملات میں غور و فکر کرنا چاہیے اور قطعاً اسے اپنی عزت و انانیت کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔ اس لیے کہ خاوند کا حق زیادہ بڑا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ والدین کی نافرمانی کی جائے اور ان کے حقوق نہ ادا کیے جائیں۔ سائلہ کو چاہیے کہ وہ نماز پنجگانہ کے بعد دعا کے ہتھیار کو استعمال کرے اور نہایت صبر و تحمل سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرمائے گا۔

بیوی کا بلا اجازت گھر سے نکلنا

سوال میں اپنی بیوی سے بہت تنگ ہوں' وہ میری اجازت کے بغیر پڑوسیوں کے گھر چلی جاتی ہے اور وہاں باتوں میں مشغول ہو جاتی ہے' میں نے بہت دفعہ اسے سمجھایا ہے لیکن وہ میرا کہنا نہیں مانتی' اس سلسلہ میں ہماری شریعت کیا رہنمائی کرتی ہے؟

جواب خاوند' بیوی کی باہمی موافقت کے بغیر معاشرہ پرسکون نہیں رہ سکتا' اگر دونوں کی مساوی حیثیت ہو تو موافقت کا امکان بہت کم ہوتا ہے' اس لیے شریعت میں بیوی کو خاوند کے تابع کیا گیا ہے۔ یعنی وہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے خاوند کی ہر طرح سے اطاعت و فرمانبرداری کرے تاکہ یہ معاشرہ جنت نظیر بن سکے' یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جب سوال ہوا کہ کونسی عورت بہتر ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ عورت کہ جب خاوند اسے دیکھے تو اسے خوش کر دے اور جب اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی بجا آوری کرے۔ نیز اپنے نفس اور مال میں اس کی مخالفت نہ کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔'' (نسائی' النکاح: ۳۲۳۳)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خاوند کی اطاعت کو بایں الفاظ واضح فرمایا: ''اگر وہ اسے حکم دے کہ زرد پہاڑ سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف پتھر منتقل کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے۔'' (مسند امام احمد: ج ۶' ص ۷۶)

ان احادیث کے پیش نظر بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائے' حتیٰ کہ اپنے پڑوسیوں کے گھر جانے کی بھی اجازت نہیں۔ الا یہ کہ خاوند نے اس کی واضح

طور پر یا عرفی اجازت دی ہو۔ عرفی اجازت کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کو یہ معلوم ہو کہ وہ کسی پڑوس کے گھر جائے گی تو شوہر اسے نہیں روکے گا۔ ہم بیوی کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ خاوند کی اطاعت کر کے اپنی زندگی کو خوشگوار بناتے اور اس کی نافرمانی کر کے اس دنیا کو جہنم زار بنانے کی کوشش نہ کرے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس پر راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' (ترمذی' الرضاع: ۱۱۶۱)

مہر کا حقدار کون؟

سوال ہمارے معاشرہ میں کچھ لوگ شادی کے موقع پر بیٹی یا بہن کا حق مہر خود رکھ لیتے ہیں اور اسے اپنی ضروریات میں صرف کر لیتے ہیں' حق مہر کے متعلق شرعی حکم کیا ہے کہ کیا بیوی کے علاوہ کوئی دوسرا اسے استعمال کر سکتا ہے؟

جواب دین اسلام میں مہر بیوی کا خصوصی حق ہے جو صرف اور صرف بیوی کو ہی ملنا چاہیے کسی دوسرے کو اس کی اجازت کے بغیر اسے استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر معاشرے کے کچھ لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ شریعت کی خلاف ورزی کے مرتکب ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی ادا کرو۔'' (النسآء: ۴)

اس آیت کے پیش نظر خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ واجبی طور پر عورت کو مہر ادا کرے' ہاں اگر بیوی اپنے خاوند کو اپنے مہر میں سے کچھ معاف کرتے ہوئے دیتی ہے تو خاوند اسے استعمال کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر استعمال کر لو۔'' (النسآء: ۴)

حق مہر کے متعلق دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا چاہتے ہو تو اگر تم نے ان میں سے کسی کو ایک خزانہ دے رکھا ہے تو بھی اس میں سے کچھ نہ لو' کیا تم اسے ناحق اور کھلا گناہ ہوتے ہوئے لو گے۔'' (النسآء: ۲۰)

حافظ ابن کثیرؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی بیوی کو چھوڑنا چاہو اور اس کے بدلے میں کسی اور عورت سے شادی کرنا چاہو تو پہلی بیوی کو دیئے ہوئے مہر میں سے کچھ بھی واپس نہ لو خواہ وہ بہت بڑا خزانہ ہی کیوں نہ ہو۔''

بہرحال مہر صرف لڑکی کا حق ہے' اس کے والد' بھائی یا دوسرے سرپرست کو جائز نہیں کہ وہ اسے اپنے مصرف میں لائے' لیکن لڑکی اگر خود ہی راضی خوشی کچھ دے دے تو اسے استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ واللہ اعلم!

کیا سابقہ سسر محرم ہے؟!

سوال میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے' ایسے حالات میں میرے سسر کی کیا حیثیت ہے؟ کیا مجھے اس سے پردہ کرنا چاہیے یا وہ بدستور میرا محرم رہے گا؟ کتاب وسنت میں اس کے متعلق کیا وضاحت ہے؟

جواب قرآن کریم نے محرمات کے ذکر میں فرمایا ہے: ''تم پر حرام ہیں' تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں۔'' (النسآء: ۲۳)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ صرف عقد نکاح سے خاوند کا باپ اپنی بہو کا محرم بن جاتا ہے اور اس سے کسی صورت میں نکاح نہیں ہو سکتا' خواہ خاوند نے اسے طلاق ہی کیوں نہ دے دی ہو۔ علمائے کرام نے نکاح کی وجہ سے درج ذیل عورتوں کو حرام قرار دیا ہے:

- جس سے والد نے نکاح کر لیا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباؤ اجداد نے نکاح کیا ہو۔'' (النسآء: ۲۲)
- بیوی کی والدہ..... داماد کے لیے اس کی خوشدامن حرام ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تم پر حرام ہیں تمہاری بیویوں کی مائیں۔'' (النسآء: ۲۳)
- ربیبہ..... بیوی کی پہلے خاوند سے پیدا ہونے والی لڑکی' یہ اس وقت حرام ہوگی جب مرد نے اس کی ماں سے مباشرت کر لی ہو' اگر ہم بستری نہیں ہوئی تو اس صورت میں وہ حرام نہیں ہوگی۔ قرآن میں ہے: ''تم پر حرام ہیں تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں' تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم مباشرت کر چکے ہو' اگر تم نے ان سے ہم بستری نہیں کی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔'' (النسآء: ۲۳)
- بیٹے کی بیوی..... بہو بھی حرام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں۔'' (النسآء: ۲۳)

بہرحال' نکاح کے بعد سسر ہمیشہ کے لیے محرم بن جاتا ہے خواہ خاوند نے بیوی کو طلاق دے دی ہو۔ واللہ اعلم!

نوجوانوں کے لیے اہم نصیحتیں

امام و خطیب فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حسین آل شیخ حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد ہاشم یزمانی / جناب عبدالقیوم عبدالستار نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج نظرثانی —— 11 ربیع الثانی 1437ھ / 22 جنوری 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔''

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾

''لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے اُس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔'' (النساء)

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ ﴾ (الاحزاب)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو، اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

اے امت مسلمہ! ہر قوم کو اپنے نوجوانوں سے بہت سی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں اور کسی بھی اہم معاملے میں لوگوں کی نگاہیں نوجوانوں پر ہی ٹکتی ہیں۔ حال میں روشنی اور مستقبل میں تعمیر وترقی انہی نوجوانوں کے دم سے ہے، چنانچہ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں نوجوانوں کو بڑا خصوصی اہتمام دیا گیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ﴾ (التحریم: 6)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔''

جوانی کی عمر کا کوئی بدل نہیں، یہ ایسا پھول ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ ہر اچھے آدمی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کرے اور اس کی عبادت کے ذریعے اس کا تقرب پانے کی کوشش کرے۔ اپنی نفسانی خواہشات اور شیطان کو قابو میں رکھنے کیلئے اسے تسلسل کے ساتھ جہاد جاری رکھنا چاہیے۔

مسند احمد وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے غنیمت جاننے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، ان پانچ چیزوں میں ایک یہ بھی ہے کہ بڑھاپا آنے سے پہلے پہلے جوانی کو غنیمت سمجھو۔

> **کسی بھی اہم معاملے میں لوگوں کی نگاہیں نوجوانوں پر ہی ٹکتی ہیں۔ حال میں روشنی اور مستقبل میں تعمیر وترقی انہی نوجوانوں کے دم سے ہے، چنانچہ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں نوجوانوں کو بڑا خصوصی اہتمام دیا گیا ہے۔**

اے نوجوانانِ اسلام! اپنی جوانیوں کو احکامات ربانیہ اور تعلیمات نبویہ کے مطابق بسر کرو، تمہیں دنیا میں بھی بھلائی نصیب ہوگی اور قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ تمہیں عظیم ترین کامیابی سے نوازے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے اس مبارک فرمان کو ذرا غور سے سنو، جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری شریف میں نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سات قسم کے افراد وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ نصیب فرمائے گا کہ جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔'' آپ ﷺ نے ان خوش نصیب افراد کی فہرست میں اس نوجوان کا بھی تذکرہ فرمایا جو اپنی جوانی کو اللہ کی عبادت میں گزارتا ہے۔''

اے مسلمانو! بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ اسے اپنی جوانی کو اطاعت الٰہی میں گزارنے، رضائے الٰہی پانے اور اس کی منع کردہ چیزوں سے دور رہنے کی توفیق عطا کر دے۔ بندۂ مسلم سے تو اس نعمت اور احسان کے متعلق خصوصی طور پر سوال بھی کیا جائے گا!

جامع ترمذی میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن کسی بھی بندے کے قدم تب تک حرکت نہ کر پائیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے: اس نے عمر کہاں گزاری؟ اپنی جوانی کو کہاں صرف کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اپنے علم کے مطابق کس قدر عمل کیا؟

برادرانِ اسلام! امت مسلمہ کی بہتری نوجوانوں کی اصلاح میں ہی پنہاں ہے۔ عالم اسلام تب تک خوش بختی، عزت و کامیابی، قیادت و سیادت اور مقام و مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک مسلمان نوجوان اس سنہری دور کے رنگ میں نہ رنگ جائیں کہ جب وہ دین کے اعتبار سے بہترین مقام پر فائز تھے اور فلاح و بہبود، تعمیر وترقی اور مفید کاموں میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔

مسند احمد میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

''انصاری صحابہ میں سے ستر نوجوانوں کا ایک گروہ تھا جسے ''قراء'' کے نام سے جانا جاتا تھا۔ سارا دن وہ مسجد میں بسر کرتے اور شام کے وقت مدینہ منورہ کے اطراف و اکناف میں چھپ کر باہم دین سیکھتے سکھاتے اور نمازیں پڑھتے۔ ان کے گھر والوں کا خیال ہوتا کہ وہ مسجد میں ہی ہوں گے جبکہ مسجد والوں کا گمان ہوتا کہ وہ اپنے گھروں

میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ فجر کے وقت وہ میٹھا پانی اور لکڑی کے کچھ گٹھے اپنے ساتھ اٹھائے ہوئے پھر حاضر ہو جاتے اور یہ سامان نبی کریم ﷺ کے حجروں کے ساتھ رکھ دیتے۔

یہ اور ان جیسے دوسرے نوجوان ہی ہیں کہ جو الہامی تعلیمات پر مبنی تربیت نبوی سے مستفید ہوئے اور پھر ان کے دم سے پوری زمین میں روشنی پھیل گئی اور انسانی تاریخ میں ایسا زبردست انقلاب آیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

اے امت کے نوجوانو! آج تمہیں بے حد احتیاط اور پرہیز کی ضرورت ہے کہ کہیں تم بھی ان راستوں پر نہ چل پڑنا جن سے تم خود، تمہارے ہم مذہب لوگ اور تمہارے معاشرے کو شیطانی ہتھکنڈوں اور خواہشات کا اسیر بننا پڑ جائے، کیونکہ ایسی صورتحال کا نتیجہ بڑا بھیانک ہوگا اور فتنہ و فساد کا لامتناہی سلسلہ امت کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ۝﴾ (النساء)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مقابلہ کے لیے ہر وقت تیار رہو، پھر جیسا موقع ہو الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر۔''

آج کے نوجوان کو بھی اسی طرح دانا، ذہین اور محتاط ہونا چاہیے جیسا کہ قرونِ اولیٰ کے جوان ہوا کرتے تھے۔ کسی بھی ایسی دعوت، پکار اور آواز پر کان نہ دھرے کہ جس سے نہ تو اسلام کا کوئی مقصد پورا ہوتا ہو اور نہ ہی وہ دین اسلام کی سربلندی کا ذریعہ ہو۔

اے نوجوانو! دشمنانِ اسلام کی ہر طرح سے کوشش ہے کہ وہ تمہیں ہلاکت کی گھاٹیوں اور گمراہی کے راستوں پر ڈال کر ان بلند ترین اسلامی اقدار و مبادی سے دور کر دیں کہ جن پر چل کر تمہیں میانہ روی، اعتدال اور وسطیت حاصل ہونا تھی اور جن کے ذریعے تم اپنے لیے، اپنے مسلمان بھائیوں، معاشرے اور ممالک کے لیے فائدے اکٹھے کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ اسی لیے دشمنوں نے مکر و فریب اور دھوکہ دہی کا ایسا پرفریب جال بچھایا کہ جس سے نوجوانوں کو گمراہ کیا جا سکے۔ کیا اندلس کی تاریخ کو ہم بھول گئے ہیں کہ وہاں بھی جو تباہی ہوئی تھی اس کا سبب بھی نوجوانوں کا بگاڑ، فکری اور عقدی انحراف ہی تھا؟!

اے نوجوانو! دل و جان سے کوشش کر کے دشمنوں کے تمام منصوبے خاک میں ملا دو اور ایسا تبھی ممکن ہے جب تم سچائی اور اخلاص کے ساتھ قندیلِ ایمانی اور صحیح عقیدے کو تھامو گے اور اس کے لیے تمہیں نفع بخش علم اور نیک عمل کی بھی ضرورت ہو گی کہ جس سے تمہاری عقلوں کو روشنی، بصیرتوں کو جلاء، افکار کو عمدگی اور آراء کو درستی نصیب ہوگی اور اس طرح تم لوگ دوسروں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح بھی کرو گے اور برے لوگوں کے مظالم، فتنوں کی سرکشی اور آزمائشوں کی طغیانی سے اپنے آپ کو بچا سکو گے۔

اللہ تعالیٰ اہل ایمان نوجوانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (الکہف)

''ہم ان کا اصل قصہ تمہیں سناتے ہیں کہ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی۔ ہم نے ان کے دل اُس وقت مضبوط کر دیے جب وہ اٹھے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔''

برادران اسلام! فتنوں کی لہروں، منحرف افکار، گمراہ کن نظریات، بے لگام خواہشات اور فکری یلغار نے آج کے نوجوان کو ہلا کر رکھ دیا ہے، یہاں تک کہ موبائل فون کی صورت میں یہ فتنہ ہمیشہ اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

ان حالات میں تو بے حد ضروری ہے کہ وہ زہد و ورع، علم و دیانت، فہم و فراست اور نیکی و تقویٰ میں مشہور علماء کرام سے رابطے میں رہیں۔ ان سے ایسے خاص مسائل کا حل پوچھیں کہ جنہیں سمجھنے میں ذرا سی غلطی اس امت کو بڑے بڑے بھیانک نتائج سے دو چار کر چکی ہے۔ مثلاً! کسی کو کافر قرار دینے کا معاملہ، ولاء اور براء کا عقیدہ، برائی سے منع کرنے کے مسائل، بیعت و جہاد اور اس طرح کے دیگر بڑے ہی خطرناک مسائل۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝﴾

''اے محمد! ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول بھیجے ہیں آدمی ہی بھیجے ہیں جن کی طرف ہم اپنے پیغامات وحی کیا کرتے تھے اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔'' (النحل)

اس امانتِ عظمیٰ کی ذمہ داری علماء کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے اور ان سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔ علماء کرام اور مبلغین حضرات کو چاہیے کہ کسی بھی مسئلے کو پیش کرنے کا ان کا انداز بھی بڑا عمدہ ہو اور اس کے حل کیلئے انہیں بڑی سنجیدگی کا مظاہرہ بھی کرنا چاہیے۔ مسئلے کے گہرے مطالعے، جائزے اور علم کے بغیر فتویٰ بازی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ حالات کا لحاظ اور فتوے کے ممکنہ نتائج پر غور کیے بغیر جاری کردہ فتووں نے امت میں اتنی گمراہی اور تباہی پھیلائی ہے کہ خدا کی پناہ!

دشمنوں نے مکر و فریب اور دھوکہ دہی کا ایسا پرفریب جال بچھایا کہ جس سے نوجوانوں کو گمراہ کیا جا سکے۔ کیا اندلس کی تاریخ کو ہم بھول گئے ہیں کہ وہاں بھی جو تباہی ہوئی تھی اس کا سبب بھی نوجوانوں کا بگاڑ، فکری اور عقدی انحراف ہی تھا؟!

اے امت کے نوجوانو! اے نوجوانانِ قرآن! اگر تمہارے سینوں میں دین اسلام کے لیے دھڑکتا دل موجود ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے۔ دین و دنیا میں تمہیں اس کا فائدہ ہونے والا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تمہارے یہ جذبات قرآنی اور نبوی تعلیمات کے تابع ہوں ورنہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو کرنا کچھ اور چاہتے ہیں لیکن کر کچھ اور بیٹھتے ہیں۔ بالکل اس شخص کی طرح جو زکام کا علاج کرتے کرتے کوڑھ کا سبب بن جاتا ہے۔ چنانچہ تعلیمات اسلامیہ سے عاری جذبات سے اسلام، امت مسلمہ اور اسلامی معاشرے کو ان تباہ کاریوں اور حسرتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ جن کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اپنی عافیت میں رکھے۔

اے مسلمانو! ہم تعلیمی سال کی دوسری ٹرم کا آغاز کرنے جا رہے ہیں، چنانچہ ضروری ہے کہ اساتذہ کرام کو یہ بات یاد کرائی جائے کہ فضیلتوں کے پہرے دار اور عقلوں کے

معمار وہی ہیں۔ لہٰذا ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کی نسلوں کے بارے میں اللہ سے ڈریں، انہیں اسلام کے بنیادی اور خالص اقدار سکھائیں، عمدہ نبوی اخلاق کی تعلیمات سے انہیں روشناس کرائیں اور پر خطر راہوں اور ٹیڑھے راستوں سے انہیں دور رکھیں، کیونکہ ان راہوں پر چل کر نہ تو وہ دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی دنیا سنور سکتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان اقدس ہے: ''تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور ہر کسی سے اس کی نگرانی کے متعلق سوال کیا جائیگا۔''

اے وطن کے نوجوانو! اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس ملک میں تم اور تمہارے گھر والے بے شمار انعامات سے مستفید ہو رہے ہیں، امن و امان والی خوش بختی سے بھرپور زندگی تمہیں میسر ہے، چنانچہ تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم بڑھ چڑھ کر بلادِ حرمین شریفین کے دفاع کے لیے خود کو پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ (المائدۃ: 2)

''جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔''

وطن کے نوجوانو! یک جہتی اور اتفاق و اتحاد کے فروغ اور اصلاح کے راستوں پر چلنے کی بھرپور کوشش کرو، تفرقہ بازی اور ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے سے باز آ جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی ہمیشہ متحد و متفق لوگوں کی جماعت کو ہی مدد و نصرت سے نوازتا ہے۔

اے مسلمانو! شیطان انسان کا ایسا دشمن ہے جو اس کے لیے برائی، گمراہی، سرکشی، تباہی اور بربادی کے راستے بھی بڑے خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے اور اس کے لیے مکر و فریب اور دجل کے ایسے ایسے جال بچھاتا ہے کہ جن سے انسان سیدھی راہ سے بھٹک جاتا اور حق سے دور ہو جاتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝﴾

''درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔'' (فاطر)

شیطان کی انسان دشمنی کا سب سے بڑا طریقہ یہ ہے کہ وہ اسے باطل راہوں پر ڈال کر جہنم کی وادی میں گرا دیتا ہے۔ چنانچہ اے نوجوانو! شیطان کے ہتھکنڈوں اور چالوں سے محتاط رہو اور اس کے پھندوں اور برائیوں سے اپنے آپ کو دور رکھو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ﴾ (الاعراف: 27)

''اے بنی آدم، ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اُسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا۔''

دین دار نوجوان پر شیطانی حملے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اسے غلو اور راہِ اعتدال سے تجاوز کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے جس سے وہ صحیح راہ اور درست منہج سے بھٹک جاتا ہے اور اگر کوئی شخص دین دار نہ ہو تو ان پر حملہ آور ہونے کے لیے شیطان ان کے لیے فتنہ و فساد میں کشش پیدا کر کے لمبی چوڑی امیدوں اور جوانی کی رعنائیوں میں ڈال کر غافل کر دیتا ہے جس سے وہ لوگ فحاشی، عریانی اور نافرمانیوں کے تباہ کن گڑھوں میں گر جاتے ہیں۔

شیطان کی انسان دشمنی کا سب سے بڑا طریقہ یہ ہے کہ وہ اسے باطل راہوں پر ڈال کر جہنم کی وادی میں گرا دیتا ہے۔ چنانچہ اے نوجوانو! شیطان کے ہتھکنڈوں اور چالوں سے محتاط رہو اور اس کے پھندوں اور برائیوں سے اپنے آپ کو دور رکھو۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے: ''شیطان ہر حکم الٰہی کے بارے میں دو گمراہ کن موقف پیدا کرتا ہے یا تو اس حکم الٰہی میں کمی اور تقصیر لوگوں کے ذہن میں ڈالتا ہے یا پھر اس میں تجاوز اور مبالغہ پیدا کر دیتا ہے اور ان دونوں میں سے کسی طرح کی خرابی پیدا کر کے وہ اپنی کامیابی سمجھتا ہے۔''

شیطان کے خطروں اور اس کی سرکشی سے بچنے کی شافی دواء اور مفید علاج علم نافع کا حصول اور عملِ صالح میں مشغول رہنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں کتاب اللہ کی کثرت تلاوت اور اس میں تدبر، ذکر الٰہی پر ہمیشگی اور شیطان مردود سے پناہ طلبی بھی شامل ہے۔ ارشادِ ربانی ہے

﴿اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝﴾ (الحجر)

''بے شک، جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا تیرا بس تو صرف اُن بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں گے۔''

نوجوانانِ اسلام! جوانی میں جوش و جذبہ اور قوت و طاقت ضرور ہوتی ہے لیکن تم نرم دل، نرم طبع، حسن سلوک کے حامل اور اسلام کی شفقت و محاسن کا عمدہ نمونہ بھی بن جاؤ۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝﴾ (ال عمران)

''(اے پیغمبرؐ)! یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو ورنہ اگر کہیں تم تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے، ان کے قصور معاف کر دو، ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو، اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو، پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اُسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔''

نرم مزاجی جیسی فضیلت کو مشکل ترین مواقع اور شدید ترین حالات میں بھی ضرور اپناؤ، اپنا شمار نرم دل لوگوں میں کرواؤ، سنگدلی اور سختی طبع سے دور رہو۔ سنگدلی، گنوار پن، فحش گوئی اور فحاشی کے قریب تک نہ پھٹکو۔ امام ترمذی نے حدیث نقل کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''شفقت و نرمی، شقی القلب آدمی کے دل سے نکال لی جاتی ہے۔ اسلام کے عظیم تر خصائل اور اعلیٰ شمائل پر عمل پیرا رہو گے تو معاشرے میں حسن اخلاق اور عمدہ اوصاف، نرم مزاجی کے عمدہ معانی سے متصف رہو گے۔

فضل و احسان جیسی اعلیٰ اقدار سے وابستہ ہو جاؤ گے تو اخلاق و عادات اور فضیلت کے بلند درجے پر فائز ہو جاؤ گے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے مابین بہترین وہ آدمی ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث نقل کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت ایک مومن کے نامہ اعمال میں حسن اخلاق وزنی ترین عمل ہوگا۔''

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن اخلاق کی بدولت ایک مومن روزہ دار اور قیام اللیل کرنیوالوں کے درجہ کو پالیتا ہے۔'' بندگانِ خدا کیلئے منفعت کے متلاشی بن جاؤ۔ امام طبرانی نے روایت کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کو محبوب ترین بندہ وہ ہے جو انہیں فائدہ پہنچانے والا ہو۔''

نوجوان بھائیو! معاشرے کو نقصان پہنچانے سے بچو، اپنے اقرباء اور پڑوسیوں کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب کرو، اپنے جسمانی اعضاء کو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے کنٹرول میں رکھو۔ ایسی تمام بدیوں سے بچنا بھی بہت بڑی نیکی اور خوبصورت ترین عمل ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ سیدنا جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اگر میں کچھ اعمال کے کرنے سے عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے نقصان سے لوگ محفوظ رہیں گے تو گویا تم نے اپنی جان پر ہی صدقہ کیا ہے۔''

دوسرا خطبہ

اے اہل اسلام! دنیا میں عمدہ ترین زادِ سفر تقویٰ الٰہی اور پوشیدہ و ظاہراً اطاعت الٰہی اختیار کرنا ہے۔

مسلمانو! خفیہ کینہ و بغض امت مسلمہ کیلئے بہت بڑا فساد ہے جو کہ افرادِ امت ایک دوسرے کے خلاف لیے پھرتے ہیں، یہ ایک ایسی حرکت ہے جسے نہ تو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور یہ کام تعلیماتِ مصطفیٰ ﷺ کے بھی سراسر منافی ہے۔

یہ مخفی بغض ایک شیطانی عمل ہے، ماضی اور حال میں اس کی وجہ سے قبیح ترین جرائم پروان چڑھے ہیں، اسی کینہ کیوجہ سے انسان ناحق خون بہانے پر بھی تیار ہو جاتا ہے اور زمین میں بہت زیادہ فساد پھیلانے والے جرائم اور کبائر کا بھی ارتکاب کر لیتا ہے۔

اہل اسلام! اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہو، کیا یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں:

﴿اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (المآئدۃ: 32)

''جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔''

مسلمان ایک کلمہ گو کو کیوں قتل کر دیتا ہے؟ جبکہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النسآء)

''رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔''

فرزندانِ اسلام! تم کیا کرنے لگ گئے ہو؟ امت قرآن! تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ اے امت سید الانبیاء والمرسلین! تم کیسے جرائم کا ارتکاب کرنے لگے ہو؟ کہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے ہو اور ایک دوسرے کو مایوسی، شدید تکالیف، محاصرے، قتل و غارت جیسے مصائب پہنچا رہے ہو، یہ ایسے جرائم ہیں جن کی ہولناکیوں نے فلک کو بھر دیا ہے اور ان سے سورج و چاند بھی پناہ طلب کرتے ہیں کیا تمہارے پاس اسلام نہیں؟ جو تمہارے فیصلے کرتا ہے۔ کیا تمہارے پاس قرآن نہیں ہے، جس سے تم اپنے معاملات سلجھاتے ہو، کیا تمہارے پاس ایسا نبی نہیں آیا جس کی ہدایات پر عمل کر کے تم اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکتے ہو۔

بڑے بڑے جرائم کا ارتکاب کرنیوالے، غالب اور طاقتور خدا سے بچ کر کہاں جائیں گے کیونکہ یہ سرزمین اسلام پر قبیح ترین گناہوں اور جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان کے جرائم سے مسلمان بھی محفوظ نہیں ہیں۔

کیا ہمارے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا:

''جب تک بندہ ناحق خون نہ بہائے تو وہ دین کی کشادگی میں رہتا ہے۔''

امت اسلام! کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں تنبیہ نہیں کی، کیا امام الانبیاء ﷺ نے اس رسوائی سے تمہیں روکا نہیں۔ کیا آپ ﷺ نے ایسی بات نہیں کی جس میں کسی تاویل کی گنجائش بھی نہیں اور وہ فرمانِ نبوی یہ ہے کہ میرے بعد حالت کفر پر نہ لوٹ جانا اور نہ ایک دوسرے کی گردنیں گراتے رہنا۔ (بخاری و مسلم)

جس اسلام کو تم دین مانتے ہوئے اس کے فیصلے تسلیم کرتے ہو اس نے قتل کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے اور اس قتل کے جواز میں کسی تاویل کی بھی گنجائش نہیں صرف جس کے قتل کا فیصلہ اسلام کر دے۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت سے پہلے قتل کے فیصلے کئے جائیں گے۔''

سنن ترمذی و ابن ماجہ کی روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کا قتل اللہ کے ہاں دنیا کے برباد ہونے سے بھی بڑا جرم ہے، بلکہ اسلام تو ذمی کے قتل کو بھی حرام قرار دیتا ہے۔ ایک ایسا غیر مسلم جو دارالاسلام میں معاہدے کے تحت رہتا ہے اور اس نے امان حاصل کر رکھی ہے اور اسے امان دینے والا کوئی عام مسلمان بھی ہو تو بھی اس کا قتل حرام ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا حالانکہ جنت کی خوشبو تو چالیس سال کی مسافت سے پائی جا سکتی ہے۔

اہل اسلام! خوف خدا اختیار کیے رکھو، کہیں شیطان کے بہکاوے میں آ کر ہلاکتوں کے گڑھے اور شر کی گہرائی میں نہ جا گرنا، یہ دنیا فانی ہے اور یہ ایک عارضی سایہ ہے۔ حدود اللہ کے قریب بھی نہ بھٹکو۔ مسلمانوں کو اذیت پہنچانے سے اور مومنوں کو خوفزدہ کرنے سے بچو، رب کے سامنے پیش ہونے سے پہلے ان گناہوں سے اجتناب کرو، امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن کو خوفزدہ کیا وہ روز قیامت کی گھبراہٹوں سے محفوظ نہیں رہے گا۔

امت مسلمہ! عین اسی طرح بن جاؤ جیسا کہ نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ''اس وقت تک کوئی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ مومن آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں، ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور نرم مزاجی و خوشدلی سے پیش آتے ہیں۔

اے اللہ! اے ہمارے رب! اے ذوالجلال والاکرام! اپنے دین کو غلبہ نصیب فرما۔ کلمۂ حق کی مدد فرما۔ خیر و بھلائی والے کاموں پر مسلمانوں کو متحد کر دے، دین و ہدایت والے امور پر اہل اسلام کو اتفاق و اتحاد نصیب فرما! مسلمانوں کو اپنی خوشنودی والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

یادِ رفتگان

آہ..... ہم ایک عظیم سکالر سے محروم ہو گئے

تحریر: جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

تاریخ اہل حدیث میں ۲۲ دسمبر ۲۰۱۵ء کا دن بھی ایک یادگار اور تاریخی حوالہ بن گیا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ اس روز طلوع فجر سے قبل ہی تاریخ کا دامن ایک عظیم اہل قلم سے محروم ہو گیا جسے علمی دنیا ''مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی'' کے نام سے جانتی ہے۔ اس درد ناک حقیقت کا اعتراف بھی کرنا ہو گا کہ اب مولانا بھٹی موجود نہیں رہے اور وہ مرحوم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!..... انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے:

کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں، کہاں تلاش کریں
جس آدمی میں ہو ایثار آدمی کے لیے
یہاں تو پہلے ہی قحط الرجال تھا یارو
اصول پوچھئے اب کس سے زندگی کے لیے

مولانا بھٹی مرحوم کئی حوالوں سے معتبر ہیں۔ انہیں کویت کی اہل حدیث جماعت نے ''مؤرخ اہل حدیث'' کے اعزاز سے نوازا۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ وہاں کے احباب نے مولانا عارف جاوید محمدی ﷾ کی قیادت میں مؤرخ اہل حدیث کے ساتھ کچھ صحبتیں اور شامیں بسر کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ وہ بجا طور پر اس لقب اور اعزاز کے حق دار تھے کہ انہوں نے تقریباً پچاس ہزار صفحات پر اہل حدیث اکابر وعمائد کی خاکہ نگاری کی۔ یہ ایسا امتیاز ہے جو کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔

علمی حلقے مولانا بھٹی کو ''ذہبی دوراں'' بھی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کا حافظہ کمال کا تھا۔ کبر سنی اور ضعیف العمری کے باوجود انہیں بچپن سے ضعیفی تک پیش آنے والے سب واقعات یاد تھے۔ جب وہ بیان کرتے کہ میں تین سال کی عمر میں سیڑھیوں سے گرا تھا تو ساتھ بتاتے کہ میرے ساتھ ڈیڑھ سال کی میری چھوٹی بہن بھی تھی۔ مجھے اور بہن کو کس قدر چوٹ آئی، ہم کیسے اور کتنا روئے، گھر والوں میں سے کون کون بے چین ہوئے۔ وہ بیان کرتے تو بتاتے کہ پانچ سال کی عمر میں اپنے دادا جان کے ساتھ فلاں گاؤں میں گیا اور وہاں کس کس سے ملاقات ہوئی۔ ملنے والے کا حلیہ کیسا تھا اور وہ کس مزاج کا مالک تھا اور اس نے کس انداز سے مہمان نوازی کی۔ ان کا کمال یہ تھا کہ زندگی میں پیش آمدہ جو واقعہ بیان کرتے اس کے بارے میں جگہ، تاریخ اور وقت کے ساتھ نام بھی صحیح بتاتے۔ وہ تذکرہ نویسی کے دوران صرف واقعہ نہیں لکھتے تھے بلکہ موصوف کے خصائل واوصاف اور حالات وواقعات لکھتے ہوئے ان کے ساتھ سفر کرتے۔ اس سفر میں اوروں کو بھی ہم سفر بناتے۔ راستے میں جو بھی ملتا اس کو شریک سفر کرتے۔ آغاز سے اختتام تک جتنے لوگوں سے واسطہ پڑتا، اساتذہ وتلامذہ، اعزہ واقارب، ہم مشرب وہم مکتب اور ہم عصر وہم سفر سب کو حسب ضرورت اپنے خاکہ وتذکرہ میں شامل کرتے۔

مولانا بھٹی کی نگارشات علمی دنیا کا سرمایہ افتخار اور اہل حدیث جماعت پر احسان ہیں۔ جماعت بھی بلاشبہ ان کی ممنون ہے اور تادم آخر رہے گی۔ مولانا مرحوم نے تذکرہ نگاری کرتے ہوئے گمنام گوشوں سے کچھ ایسے جواہر گراں مایہ تلاش کیے اور پھر انہیں اپنی تحریر کی روشنائی سے زندہ جاوید کر دیا کہ وہ رہتی دنیا تک تاریخ کے صفحات میں تابندہ رہیں گے۔ یہ کام ان ہی کا تھا اور وہ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حرف حرف کے بدلے جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا نے اوروں پر لکھا اور خوب لکھا، بلکہ کچھ نیاز مندوں کی شدید خواہش اور پرزور اصرار پر اپنی آپ بیتی بھی مرتب کی جو ''گزر گئی گزران'' کے نام سے ان کی زندگی میں ہی منصۂ شہود پر آئی جو بذات خود ایک تاریخی دستاویز ہے۔ چار سو چھیاسٹھ صفحات اور ستائیس ابواب پر مشتمل ہے جس میں ناقابل فراموش اور سبق آموز واقعات سمیت زندگی کے تمام حالات وواقعات بیان کر دیئے ہیں۔ ولادت کہاں ہوئی؟ بچپن کہاں اور کیسے گزارا۔ تعلیم کہاں شروع کی اور کن اداروں میں حاصل کی۔ اس دوران رکن عظیم المرتبت اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ علمی پیاس کہاں سے بجھائی اور روحانی تربیت کہاں سے پائی۔ کن شخصیات نے متاثر کیا اور کن کے حسن کردار نے نقش ثبت کیے۔ برصغیر میں اہل حدیث نے کب اور کیسے نمو پائی۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے لے کر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان تک پیش آمدہ تمام حالات اور خدمت گزار تمام حضرات کے تذکار۔ جماعت اہل حدیث، انجمن اہل حدیث، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، جمعیت علماء ہند، مجلس احرار اسلام، تحریک مسجد شہید گنج، خاکسار تحریک، جماعت مجاہدین سے تعلق اور مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستگی سمیت تمام تر باتیں اور یادیں اپنی خودنوشت وآپ بیتی میں رقم کر دیں۔ آپ بیتی لکھنا انتہائی مشکل کام ہے۔ ''گزر گئی گزران'' کے آغاز میں حرف اوّل لکھتے ہوئے پروفیسر عبدالجبار شاکر مرحوم نے لکھا ہے کہ ''آپ بیتی کی صنف اپنے فن اور اسلوب کے باعث بہت اہمیت کی حامل ہے۔ خودنوشت کا مصنف اگر صداقت شعاری سے حقائق آشنا رہے تو اس کی باطنی واردات، نفسی کیفیات، قلبی احساسات، شخصی جذبات، علمی خیالات، ذہنی مطالعات، ارضی مشاہدات اور نجی حالات ایک کامیاب آپ بیتی کا لوازمہ بن جاتے ہیں۔'' بلاشبہ یہ آپ بیتی ان ہی کمالات کا مجموعہ ہے، اس میں موصوف نے محرومیوں سے لے کر کامیابیوں تک تمام حالات بلا کم وکاست تحریر کر دیئے ہیں اور کہیں بھی خود ستائی، مبالغہ آرائی، خود پسندی، غلط بیانی، غرض مندی، موقع شناسی، رنگ آمیزی، سہل نگاری اور دروغ گوئی سے کام لے کر اپنے وقار کو مجروح نہیں ہونے دیا۔

مولانا بھٹی مرحوم نے قریباً اکانوے سال عمر پائی۔ آخری برسوں میں انہیں تھوڑا سا ثقل سماعت کا عارضہ لاحق رہا۔ اس کے علاوہ دیگر حواس اربعہ بھرپور جوان تھے۔ وہ جوانوں کی طرح حس مزاح رکھتے تھے مگر اسے فحش گوئی سے آلودہ نہیں ہونے دیتے تھے اور نہ ہی کسی زاہد خشک کی خلوت نشینی کا روپ دھارنے دیتے تھے۔ بلکہ وہ احباب

کی مجلس سے بھرپور لطف اندوز ہوتے تھے اور اپنے ہم نشینوں کو بھی کسی قسم کی بوریت اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہونے دیتے تھے۔ مجلس آرائی کا فن وہ خوب جانتے تھے اور ان کا یہ کمال انہیں دیگر مصنفین اور تذکرہ نگاروں میں اور بھی ممتاز کرتا اور میرے خیال میں ایسا ہونا بھی چاہیے۔ امام ابن حزمؒ نے لکھا ہے کہ

''میری عادت تھی کہ میں اکثر وبیشتر ہنسی ومزاح کیا کرتا تھا' اس پر قابو پانے کے لیے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس شخص کو مزاح پسند نہیں اس سے مزاح کرنے سے باز آجاؤں لیکن کچھ حد تک میں نے مزاح کی گنجائش ضرور رکھی۔ میری رائے یہ ہے کہ اسے چھوڑنے سے طبیعت میں انقباض پیدا ہوتا ہے اور تکبر کی سی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔''

احباب جانتے ہیں کہ ہمارے ممدوح مولانا بھٹی کی طبیعت میں نہ ہی انقباض تھا اور نہ ہی کسی قسم کا تکبر وغرور تھا۔ وہ تو میرے جیسے عمر میں چھوٹے اور علم میں کم تر شخص کو بھی اُٹھ کر اور کھلے بازوؤں سے ملتے تھے۔ ان کی ملاقات سے' ان کے ساتھ بیٹھنے اور ان کے ساتھ گفتگو سے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزادؒ مولانا محمد داود غزنویؒ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ مولانا محمد حنیف ندویؒ اور مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ سے فیض پایا۔ وہ کبھی بھی مجلس میں کسی تفوق اور تعلّی کا شکار نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ دوستانہ ماحول میں دوستوں کی سی باتیں کرتے تھے۔ ان سے جب بھی فون پر بات ہوئی یا ملاقات ہوئی انہوں نے ہمیشہ کم یابی اور تشنگی کا اظہار کیا اور ہمیشہ فرماتے کہ یار! ملتے کیوں نہیں؟ آپ کے ملنے پر بہت سی جماعتی اور دوستانہ گفتگو ہو جاتی ہے اور یقیناً ہوتی بھی تھی۔

میرا ان سے ۱۹۸۰ء میں تعارف ہوا جب میں نے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور میں بی اے میں داخلہ لیا اور ساتھ ہی مسجد مبارک میں صبح کا درس قرآن مجید شروع کیا جو چار سال جاری رہا۔ ان دنوں وہاں مولانا فضل الرحمٰن بن محمد الازہری خطیب تھے اور پروفیسر عبدالقیوم مرحوم مسجد کے مہتمم تھے جنہیں ۱۹۴۸ء میں مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کا پہلا سیکرٹری جنرل بنایا گیا۔ اس مسجد میں میرا قیام بطور مدرس یا نائب خطیب کے تھا۔ ان ہی دنوں میں جمعیت طلبہ اہل حدیث میں سرگرم اور فعال تھا اور فکری اور تنظیمی طور پر شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر سے وابستہ تھا۔ جبکہ علمی اور روحانی فیض یابی کے لیے دار الدعوۃ السلفیہ میں مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کے پاس آنا جانا تھا۔ جہاں میرے راہ ورسم مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ مولانا محمد سلیمان انصاریؒ بابا جی علیم ناصریؒ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف' قاری نعیم الحق نعیم اور حافظ احمد شاکر سے بنے۔ ان میں سے جو شخصیات اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو چکی ہیں اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور حافظ یوسف صاحب اور حافظ شاکر صاحب کو اللہ تعالیٰ صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا بھٹی صاحب کا علمی' فکری' عملی اور عمری تفاوت کے باوجود میرے ساتھ دوستانہ رویہ تھا' ہر ملاقات پر وہ جماعتی زندگی کے علاوہ نجی حالات پر دوستانہ اور ہمدردانہ گفتگو کرتے تھے لیکن اس میں بزرگانہ اور پدرانہ شفقت غالب رہتی۔ ان کی مجلس آرائی سے مراد یہ بھی نہیں کہ زندگی میں کسی آلودگی کی آمیزش تھی بلکہ وہ پنج وقتہ نماز کی پابندی اور بعد میں مسنون اذکار ووظائف کے علاوہ صبح خیزی اور شب زندہ داری کے لطف سے بہرہ ور تھے۔ نماز فجر سے قبل نوافل کی ادائیگی اور نصف پارہ قرآن کی تلاوت ان کے معمول کا حصہ تھا۔ ان کے ساتھ آخری ملاقات ۱۳ دسمبر کی رات میرے بیٹے انجینئر سلمان راشد کی دعوت ولیمہ میں ہوئی۔ موسم کی سردی کے باوجود محبت کی گرمی کے ساتھ تشریف لائے اور خوب دعائیں دیں۔ اپنی وفات سے تقریباً ایک ہفتہ قبل اور شاید یہ ان کی زندگی کی آخری تقریب تھی۔ ہمیشہ کی طرح ہنستے' مسکراتے اور خوشیاں بکھیرتے جوانوں کی طرح تشریف لائے۔ ان کے ساتھ حافظ احمد شاکر صاحب تھے۔ تقریب میں جس عالم کو پتہ چلا وہ آگے بڑھ کر انہیں ملا۔ وہ اگلی نشستوں پر تشریف فرما تھے کہ امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی نظر پڑی۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور مولانا بھٹی کے پاس جا کر سلام دعا کے بعد ان کی خیریت دریافت کی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت کے اکابر وعمائد اور علماء ومشائخ میں ان کا کتنا احترام تھا۔ مولانا بھٹی بڑے خوش تھے اور فرمایا کہ ''یار! تم نے کتنے دوستوں سے ملاقات کروا دی ہے۔''

ان کا خاص وصف اور کمال یہ بھی تھا کہ تمام جماعتی خاندانوں اور خانوادوں کے ساتھ برابر کا تعلق رکھتے تھے اور یکساں مقبول تھے۔ روپڑی' غزنوی' لکھوی' راشدی اور قصوری خاندانوں سمیت انہوں نے مولانا امرتسری' مولانا سیالکوٹی' مولانا گوندلوی' مولانا ندوی' مولانا بھوجیانی اور دیگر اکابر کی خوب تذکرہ نویسی اور خاکہ نگاری کی۔ وہ سیاسی اور مذہبی اعتبار سے اپنا خاص مسلک اور مزاج رکھتے تھے جس بات کو مناسب سمجھا اس کا برملا اظہار کیا۔ کبھی مصلحت آڑے نہیں آنے دی۔ نماز کے بعد باقاعدگی سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے اور نہ مانگنے والوں کے متعلق کہتے کہ ان کے پاس تو پہلے ہی سب کچھ ہے انہیں مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں تو سب کچھ چاہیے' دنیوی زندگی کی ضروریات سے لے کر اُخروی زندگی میں کامیابی تک سب کچھ چاہیے اور یہ سب کچھ اللہ سے مانگنا ہے۔ سیاسیات میں ان کا مسلک ابوالکلامی تھا۔ ان کی فہم وفراست اور عقل ودانش کو اثاثہ سمجھتے تھے اور ساتھ ہی مصور پاکستان اور بانی پاکستان کی قائدانہ صلاحیتوں کو بھی تسلیم کرتے تھے۔

مولانا بھٹی مزاج کے بڑے سادہ تھے۔ اسراف وتبذیر سے نفرت تھی۔ لباس وخوراک دونوں سادہ تھے۔ یہ مزاج انہیں اپنے دادا جان کی تربیت اور مولانا بھوجیانی کی صحبت سے ملا تھا۔ مولانا بھوجیانی مرحوم بھی طبیعت ومزاج اور لباس وخوراک کے بڑے سادہ تھے بلکہ کھدر کا قمیص اور سوتی تہبند زیب تن کرتے۔ ایک دفعہ ہمارے عزیز دوست رانا محمد شفیق خاں پسروری نے کہا کہ میں نے مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کی زیارت کرنی ہے۔ ہم دونوں ان سے ملنے دار الدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ گئے جہاں ''الاعتصام'' کا دفتر ہے۔ دفتر میں داخل ہوئے تو مولانا بھوجیانی دروازے کے ساتھ ہی کرسی پر آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے اخبار پڑھ رہے تھے۔ رانا شفیق صاحب آگے بڑھے اور وہاں موجود مولانا سلیمان انصاریؒ بابا جی علیم ناصریؒ حافظ صلاح الدین یوسف اور دیگر سے سلام دعا کی جبکہ مولانا بھوجیانی سے مصافحہ نہیں کیا اور آنکھوں کے اشارے سے مجھ سے پوچھا کہ ان میں سے مولانا

بھوجیانی کون ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ وہی سادہ لباس شخص مولانا بھوجیانی ہیں جن سے تم نے مصافحہ نہیں کیا۔ پھر وہ آگے بڑھے اور سلام کیا اور میں نے تعارف کروایا کہ یہ مولانا محمد رفیق پسروری مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ وہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ مولانا بھٹی مرحوم نے بیان کیا اور لکھا بھی کہ ان کے دادا جی نے ان کی تربیت کی۔ وہ تمام معاملات میں سادگی' برابری اور مساوات کا درس دیتے۔ ایک دفعہ دادا جی نے کچھ رقم دی کہ کپڑے خرید کر لے آؤ۔ میں بازار گیا' اپنے لیے اور چھوٹے بھائی بہنوں کے لیے کپڑے خرید کر لایا۔ جس کی قیمت تین اور چار آنے گز تھی۔ جبکہ اپنے لیے میں سات آنے گز والا کپڑا لے آیا۔ واپسی پر دادا جی میاں محمد نے کپڑے دیکھے اور تعریف کی تم اچھے اور سستے کپڑے لے کر آئے ہو اور ساتھ ہی ڈانٹا بھی کہ اپنے لیے سات آنے گز کا کپڑا لائے ہو۔ جاؤ اور واپس کر کے اپنے لیے بھی دوسروں کے برابر کا کپڑا لے کر آؤ۔ چنانچہ میں گیا' اسے واپس کر کے اپنے لیے بھی دوسروں کے برابر کا کپڑا لے کر آیا۔ اس بچپن کی ڈانٹ ڈپٹ اور تربیت نے عمر بھر ان کا ساتھ دیا۔

مولانا مرحوم حساب کتاب کے بڑے کھرے تھے' انہوں نے سب کے ساتھ لین دین بڑا صاف رکھا۔ قرض لینے سے ہمیشہ گریزاں رہے' زندگی میں کبھی اپنے کسی عزیز اور رشتہ دار سے قرض نہیں لیا' ان کی زندگی ''چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ'' کا نمونہ اور عکس تھی۔ وہ چونکہ بلند پایہ لکھاری تھے ان کی کتابیں طبع ہوتی تھیں۔ چنانچہ طالبین ناشرین کے ساتھ بھی ان کا حساب صاف ستھرا رہا۔ ہماری اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ان کا حساب کتاب آسان کر دے' بلکہ انہیں بغیر حساب کے جنت الفردوس میں داخلہ عطا فرما دے۔ آمین یارب العالمین!

مولانا ممدوح خوش مزاج مہمان نواز تھے' ان کی رہائش گاہ پر جب بھی حاضری ہوئی حسب ضرورت اور حسب موسم تواضع کرتے۔ اپنی بیٹھک میں دونوں بازو کھول کر گرم جوشی سے استقبال کرتے اور اس طرح ملتے جس طرح کوئی مدتوں کا بچھڑا ہوا ملتا ہے۔ ہفتہ چار دن کے بعد بھی ملاقات ہوتی تو ایسی ہی گرم جوشی ہوتی۔ اپنے چھوٹے بھائی جناب سعید بھٹی کو حکم دیتے کہ فوراً مہمان کی خاطر مدارت کرو اور سعید بھٹی نے بھی خوب برخورداری نبھائی۔ بڑے بھائی اور بڑے بھائی کے مہمانوں کی حتی المقدور خدمت سرانجام دی۔ اب تو نوجوان حافظ حسان سعید کو بھی خدمت انجام دیتے سرگرم دیکھا گیا۔ ان کی رحلت سے جہاں جماعت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے وہاں ان کا خاندان بھی اس عظیم سانحہ سے دوچار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ورثاء کو صبر جمیل سے نوازے اور ان میں مرحوم کا کوئی جانشین پیدا کرے۔ آمین!

مدیر ''الاعتصام'' حافظ احمد شاکر نے اپنے اداریے میں لکھا ہے کہ ''مولانا بھٹی نے مولانا حافظ محمد بھٹویؒ سے صرف بہائی کا سبق پڑھا تھا اس لیے انہیں اپنا استاد سمجھتے تھے۔ اس حوالے سے تو مولانا بھٹی میرے استاد بھائی ہیں' اس لیے کہ میں نے بھی غالباً ۱۹۷۵ء میں مدرسہ ضیاء السنہ راجہ جنگ میں صرف ونحو کے ابتدائی سبق پڑھے تھے۔ وہاں کا پانی موافق نہ آیا تو پھر جامعہ محمدیہ اوکاڑہ چلا گیا اور وہیں سے ۱۹۷۹ء میں سند فراغت حاصل کی۔ اوکاڑہ سے پہلے کچھ عرصہ مدرسہ محمدیہ ریناله خورد بھی گزارا مگر اپنی درس نظامی اور وفاق کی تعلیم جامعہ محمدیہ سے ہی مکمل کی۔

مولانا بھٹی صاحب صرف ایک کامیاب تذکرہ نویس اور خاکہ نگار ہی نہ تھے بلکہ وہ اچھے مدرس' کالم نگار' ریڈیو کے مقرر' ثقہ محقق اور تنظیمی آدمی تھے۔ مولانا نے درس نظامی کی تکمیل کے بعد ''لکھو کے'' میں کتابیں بھی پڑھائیں۔ کئی جرائد کی ادارت کی' کئی اخباروں اور رسالوں میں باقاعدہ کالم اور مضامین لکھے۔ ان میں' روزانہ' سہ روزہ' ہفت روزوں' ماہانہ' سہ ماہی' شش ماہی اور اخبارات ورسائل شامل ہیں۔ فہرست ابن ندیم' ارمغان حدیث اور ریاض الصالحین کے تراجم جبکہ برصغیر میں علم فقہ' برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش' برصغیر میں اہل حدیث کی آمد اور ۱۰ جلدوں پر مشتمل تاریخ فقہائے ہند ان کی علمی وجاہت اور تحقیقی ثقاہت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ تحریری شکل میں ان کا صدقہ جاریہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔ ان شاء اللہ!

مولانا بھٹی مرحوم کا خاص امتیاز یہ بھی ہے کہ مولانا سید محمد داود غزنویؒ کی فرمائش پر مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ انہیں چک ۵۳ گ ب سے لائے اور لاہور لا کر مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ناظم دفتر بنا دیا۔ مرکزی جمعیت ۱۹۴۸ء میں معرض وجود میں آئی اور اس کا نام مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان تھا۔ اس کے صدر مولانا سید داود غزنویؒ سیکرٹری جنرل پروفیسر عبدالقیوم' سیکرٹری مالیات میاں عبدالمجید مالواڈہؒ اور آفس سیکرٹری یا ناظم دفتر مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ تھے۔ میاں عبدالمجید مالواڈہ بیرسٹر میاں عبدالعزیز مالواڈہ کے بیٹے تھے۔ اس خاندان نے بھی مسلک اہل حدیث کی بڑی خدمت کی۔ ان کی خدمات پر مولانا بھٹی مرحوم نے باقاعدہ کتاب لکھی۔ مولانا بھٹی قیام پاکستان کے بعد ضلع فیصل آباد چک ۵۳ گ ب میں جا بسے تھے اور کاشتکاری شروع کر دی تھی۔ اکابر ملت نے انہیں وہاں سے اُٹھایا اور کاشتکاری کی بجائے گلستان قرآن وحدیث کی آبیاری پر لگا دیا۔ جنہوں نے انتخاب کیا وہ بھی عظیم تھے اور جن کا انتخاب ہوا وہ بھی عظیم تھے۔ اللہ تعالیٰ سب مرحومین کی جہود طیبہ کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

اظہارِ تشکر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے گذشتہ دنوں مظفر آباد آزاد کشمیر کا دورہ کیا اور جماعتی نظم آزاد کشمیر کی توثیق کی اور مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے ضروری امور کے لیے ایک لاکھ روپے کا اعلان فرمایا۔ اس پر مولانا محمد صدیق بالا کوٹی امیر' مولانا قاری محمد اعظم عارف ناظم اعلیٰ' مولانا سید عتیق الرحمن شاہ سینئر نائب امیر اور مولانا دانیال شہاب اثری سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے امیر محترم کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کی عروج وترقی کے لیے پورے عزم کے ساتھ کام کرنے کا عہد کیا۔

قسط نمبر ۴

ردِ قادیانیت میں علماء اہل حدیث کی تحریری خدمات

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی رحمہ اللہ

تحریر
جناب عبدالرشید عراقی

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی کا شمار علمائے فحول میں ہوتا ہے۔ آپ ایک کامیاب مناظر، مدرس، معلم اور مؤرخ وسیاستدان تھے۔ سیاسی لحاظ سے جمعیۃ العلماء ہند سے وابستہ تھے اور دوقومی نظریہ کے مقابلہ میں متحدہ قومیت کے حامی تھے۔ تحریک آزادی وطن کے سلسلہ میں ان کی خدمات قدر کے قابل ہیں۔ کئی بار اسیر زنداں بھی ہوئے۔

یکم شوال ۱۳۰۷ھ کو بنارس میں پیدا ہوئے۔ آپ مولانا محمد سعید بنارسی کے فرزند اکبر تھے۔ مولانا محمد سعید کا تعلق ایک سکھ گھرانے سے تھا اور کنجاہ ضلع گجرات (مغربی پنجاب) کے رہنے والے تھے۔

مولانا ابوالقاسم کی تعلیم کا آغاز ۷ سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید سے ہوا اور اس کے بعد التزام حفظ کیا۔ آپ نے جن اساتذہ کرام سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کی ان کے نام یہ ہیں:

① مولانا سید عبدالکبیر بہاری (م ۱۳۳۱ھ)
② مولانا حکیم عبدالمجید بنارسی
③ مولانا محمد سعید بنارسی (م ۱۳۲۲ھ)
④ مولانا شمس الحق ڈیالوی عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)
⑤ مولانا سید نذیرالدین احمد جعفری ہاشمی بنارسی (م ۱۳۵۲ھ)
⑥ مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی (م ۱۳۳۴ھ)
⑦ شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ)
⑧ شیخ علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ)

۱۶ سال کی عمر میں فارغ ہو کر تدریس وتصنیف فرمانے لگے اور اپنے والد محترم کے قائم کردہ مدرسہ سعیدیہ بنارس کے صدر مدرس مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ۳۰ مرتبہ صحیحین (بخاری ومسلم) کی تدریس فرمائی۔ آپ ایک کامیاب مناظر تھے۔ اپنی زندگی میں عیسائیوں، آریہ سماج، نیچریوں، منکرین حدیث، مقلدین اور قادیانیوں سے مناظرے کیے۔

آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ مختلف موضوعات پر (۷۰) کے قریب چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں، مولانا بنارسی مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کے ساتھی تھے۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی نے ۴ صفر ۱۳۶۹ھ/ ۲۵ نومبر ۱۹۴۹ء کو وفات پائی۔ مولانا محمد حنیف ندویؒ لکھتے ہیں کہ

''مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی یگانہ روزگار عالم، شہد بیاں مقرر اور نکتہ سنج مناظر تھے۔ حدیث و فقہ کی جزئیات پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔ اسلامی تاریخ جن سے علمائے عربی کو بہت کم لگاؤ ہوتا ہے، مولانا کا خاص موضوع تھا اور پھر اسلامی تاریخ کا وہ حصہ جس کا تعلق محدثین کے سیر وسوانح سے ہے وہ تو گویا انہیں ازبر تھا۔ وقت کی تمام علمی وسیاسی تحریکوں میں نمایاں حصہ لیا۔ ابتدا ہی سے جمعیۃ علمائے ہند کے ساتھ رہے اور متعدد بار جیل بھی گئے۔'' (الاعتصام: ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

قادیانیت کی تردید میں مولانا بنارسی نے ۸ کتابیں لکھیں، جن کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۶۳۔ اظہار حقیقت:

یہ رسالہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت، مہدویت اور نبوت کی تردید میں ہے۔ (صفحات: ۱۶، سن اشاعت ۱۹۳۲ء)

۶۴۔ ردمرزائیت:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کی تردید کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت پر مفصل بحث کی ہے۔ (صفحات: ۳۲، سن اشاعت ۱۹۵۲ء)

۶۵۔ قضاء ربانی بر دعا قادیانی (الٰہی فیصلہ):

اس رسالہ میں قادیانی اشتہار ''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' پر ایک قطعی فیصلہ کن بحث کی گئی ہے اور اس کے متعلق تمام قادیانی ولاہوری تحریروں کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ (صفحات: ۲۰، سن اشاعت ۱۳۵۲ھ)

۶۶۔ مولوی غلام احمد قادیانی کے بعض جوابات پر ایک نظر:

بعض مسلمانوں نے قادیانی علماء سے رسول اکرم ﷺ کے ختم نبوت کے سلسلہ میں سوال کیا تھا جس کا جواب قادیانی علماء نے دیا۔ یہ رسالہ اسی رسالہ کا جواب الجواب ہے۔ (صفحات: ۳۲، سن اشاعت ۱۳۲۵ھ)

۶۷۔ جواب دعوت:

یہ رسالہ ایک قادیانی رسالہ بنام ''دعوۃ الی الحق'' کے جواب میں ہے۔ قادیانی رسالہ میں توفی کے معنی یہ کیے گئے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ مولانا بنارسی نے اس قادیانی رسالہ کا بھرپور جواب دیا ہے۔ (صفحات: ۳۲، سن اشاعت ۱۳۲۵ھ)

۶۸۔ نور اسلام بجواب ظہور اسلام:

یہ کتاب ایک قادیانی کتاب ''ظہور اسلام'' کا جواب ہے۔ قادیانی مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اس کے قائل سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر، سیدنا عباس اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہم تھے۔ (صفحات: ۹۶، سن اشاعت ۱۹۴۳ء)

۶۹۔ دفع اوہام از ظہور امام:

یہ رسالہ ایک قادیانی رسالہ ''ظہور امام'' کے جواب میں ہے۔ جس میں قادیانی مصنف نے قرآن مجید کی ۱۲ آیات سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ کیا تھا۔

۷۰۔ معیار نبوت:

اس رسالہ میں پہلے نبی کی بشریت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کیا ہے۔ اس کے بعد معیار نبوت کی تعریف کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی ۱۰ پیشین گوئیاں مع حوالہ کتب اور اس کے بعد مرزا قادیانی کی ۱۰ پیشین گوئیاں مع حوالہ کتب قادیانی لکھ کر جائزہ لیا گیا ہے اور حق وباطل کو واضح کر دیا گیا ہے۔ (صفحات: ۱۶، سن اشاعت ۱۹۵۲ھ)

وی پی آ رہا ھے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

مطالعۂ کائنات... اسلامی نقطۂ نظر سے

تحریر: جناب بشیر انصاری (ایم اے)

جب ہم کائناتِ عالم پر نظر کرتے ہیں تو ایک ایک ذرّے میں ہمیں حُسن اور موزونیت کا احساس ہوتا ہے۔ خواہ وہ پھولوں کی رنگینی ہو یا بلبل کے نغمے یا بجلی کی چمک یا رعد کی گرج۔ اگرچہ ہمیں بعض آوازوں میں حسن محسوس نہیں ہوتا اور ان کی آوازیں بے ہنگم سی معلوم ہوتی ہیں لیکن جس طرح نغمے کے لیے زیر و بم کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح فضائے عالم کو نغموں سے بھرنے کے لیے بلبل کی صدا کے ساتھ ساتھ قمریوں کی آوازوں کی بھی ضرورت ہے۔ چیل اور کوّے کی آوازیں بھی اسی ضرورت میں شامل ہیں۔ غرضیکہ حسن کو مجموعی لحاظ سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ہمیں کارخانۂ حیات میں لولے لنگڑے' قریب المرگ اور کج صورت افراد بھی نظر آتے ہیں مگر ان کا وجود بھی حسن عالم کی آرائش کے لیے ضروری ہے۔ اس لیے کہ جس طرح اندھیرے سے روشنی کا' سختی سے نرمی کا' سردی سے گرمی کا' بیماری سے صحت کا' شر سے خیر کا' بڑے سے چھوٹے کا اور بدصورتی سے حسن و جمال کا احساس ہوتا ہے۔ اگر یہ احساس ہی نہ ہو تو پھر حسن وخوبی اور بدصورتی میں امتیاز کے کوئی معنی ہی نہیں رہتے۔ اسی احساس کو زندہ رکھنے کے لیے ہماری نگاہوں کے سامنے شب و روز کے سیاہ وسفید ورق بدلتے رہتے ہیں اور بہار کے بعد خزاں اور سردی کے بعد گرمی ہمارے احساس کو بیدار کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی {سیروا فی الارض} کہہ کر مطالعہ کائنات کی دعوت دی ہے اس لیے کہ مطالعہ کائنات جہاں اللہ تعالیٰ کی ہستی کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہاں اس صانع اور حکیم ہونے کا بھی گہرا احساس دلاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کے ہچکولوں کو پہاڑوں کی ٹھوس کیلوں سے روک دیا گیا ہے اور ہمہ وقت حرکت میں ہونے کے باوجود اس کو ہمارے لیے سکون بخش گہوارہ بنا دیا ہے۔ آسمان اور اس کی وسعتیں اور اس میں ستاروں کے قمقمے اور آفتاب وماہتاب کی قندیلیں' دریاؤں کی روانی' پھولوں کی مہک' سبزے کی لہک اور غنچوں کی چٹک یہ سب کچھ اسی خالق وصانع کی صنعت طرازی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اسی خالق کائنات نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر مطالعہ کائنات کی دعوت دی ہے۔ سورۂ روم میں ہے:

﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الروم)

''زمین و آسمان کی پیدائش' تمہارے لب ولہجہ اور رنگوں کا اختلاف بھی اسی کی نشانیوں میں سے ہے۔ ان میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔''

دنیا میں اتنی زبانوں کا پیدا کر دینا بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت بڑی نشانی ہے۔ اسی طرح سورۂ فاطر میں آیا ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ﴾ (فاطر)

''کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ بادل سے پانی برساتا ہے' پھر ہم اس کے ذریعے انواع واقسام کے پھل نکالتے ہیں۔ اسی طرح پہاڑوں میں سفید وسرخ خطے ہیں جن کی رنگت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ان میں بعض گہرے سیاہ ہیں۔ اسی طرح انسانوں' جانوروں اور چوپایوں میں بھی رنگوں کا اختلاف ہے۔''

سورۂ الفرقان میں بھی آیا ہے:

﴿وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝﴾ (الفرقان)

''اور اسی نے رات کو اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔ اس شخص کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکر گذاری کا ارادہ رکھتا ہو۔''

یعنی چاند اور سورج وغیرہ کا ادل بدل اور دن رات کا الٹ پھیر اسی لیے ہے کہ لوگ غور وفکر کریں اور خداوندِ عالم کی معرفت حاصل کریں کیونکہ یہ سب تصرفات وتقلبات عظیم اسی کارساز کے دست قدرت کی کارسازیاں ہیں۔ رات دن کے فوائد وانعامات دیکھ کر اس کے بندوں کو اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ پھر یہ بھی فرمایا:

''اور جو کچھ اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کیا ہے وہ گوناں گوں رنگوں کا ہے' بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سوچنے سمجھنے والے ہیں۔''

پھر یہ امر بھی غور وفکر کا متقاضی ہے کہ آسمان کتنی بلندی پر ہے۔ پھر بھی بغیر ستون کے کھڑا ہے' اس میں کوئی شگاف اور کجی بھی نہیں ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اسے ستاروں سے مزین کر رکھا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ لکھتے ہیں:

''فطرت کائنات کی یہ تمام حسن افروزیاں اور جلوہ آرائیاں کیوں ہیں؟ یہ کیوں ہے کہ فطرت حسین ہے اور جو کچھ اس کے ظہور میں آتا ہے وہ حسن وجمال ہی ہوتا ہے' کیا یہ ممکن نہ تھا کہ کارخانہ ہستی ہوتا' لیکن رنگ کی نظر افروزیاں' بو کی عطر بیزیاں اور نغمہ کی جاں نوازیاں نہ ہوتیں؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ سب کچھ ہوتا لیکن سبزہ وگل کی رعنائیاں اور قمری وبلبل کی نغمہ سنجیاں نہ ہوتیں؟ یقیناً دنیا اپنے بننے کے لیے اس کی محتاج نہ تھی کہ تتلی کے پروں میں عجیب وغریب نقش ونگار ہوں اور رنگ رنگ کے دلفریب پرند درختوں کی شاخوں پر چہچہا رہے ہوں؟ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ درخت ہوتے مگر قامت کی بلندی' پھیلاؤ کی موزونیت' شاخوں کی ترتیب' پتوں کی سبزی' پھولوں کی رنگا رنگی نہ ہوتی' پھر یہ کیوں ہے کہ تمام حیوانات اپنی اپنی حالت اور گرد وپیش کے مطابق ڈیل ڈول کی موزونیت اور اعضاء کا تناسب ضروری رکھیں اور کوئی وجود ایسا نہ ہو جو اپنی شکل ومنظر میں ایک خاص طرح کا معتدل پیمانہ نہ رکھتا ہو؟

یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ کسی مصنف' معمار'

نقاش یا فن کار کی عظمت کا اندازہ اس کی تخلیق سے ہوسکتا ہے۔ اس لیے پہلے صحیفہ فطرت کا مطالعہ ضروری ہے۔ مظاہر کی بوقلمونی اور تخلیق وتدوین کے حیرت انگیز اعجاز پر نظر ڈالیں تو اللہ تعالیٰ کی عظمت ودانش کا نقش ہمارے دلوں پر راسخ ہوتا جائے گا۔ اس سے رابطہ پیدا کرنے کی تڑپ بڑھ جائے گی اور ہماری جبینیں اس کی دہلیز پر جھکنے کے لیے بے تاب اور بے قرار ہو جائیں گی۔

وہ ترجمان القرآن میں اس حقیقت کی یوں نقاب کشائی فرماتے ہیں:

''فطرت کے افادہ وفیضان کی سب سے بڑی بخشائش اس کا عالمگیر حسن وجمال ہے۔ فطرت صرف بناتی اور سنوارتی ہی نہیں بلکہ اس طرح بناتی اور سنوارتی ہے کہ اس کے ہر بناؤ میں حسن وزیبائش کا جلوہ اور اس کے ہر ظہور میں نظر افروزی کی نمود پیدا ہوگئی ہے۔ کائنات ہستی کو اس کی مجموعی حیثیت میں دیکھو یا اس کے ایک ایک گوشۂ خلقت کا مطالعہ کرو' اس کا کوئی رخ نہیں جس پر حسن ورعنائی نے ایک نقاب زیبائش نہ ڈال دی ہو۔ ستاروں کا نظام اور ان کی سیر وگردش' سورج کی روشنی اور ستاروں کی بوقلمونی' چاند کی گردش اور اس کا اتار چڑھاؤ' فضائے آسمانی کی وسعت اور اس کی نیرنگیاں' بارش کا سماں اور اس کے تغیرات' سمندر کا منظر اور دریاؤں کی روانی' پہاڑوں کی بلندیاں' وادیوں کا نشیب' حیوانات کے اجسام اور ان کا تنوع' نباتات کی صورت آرائیاں اور پرندوں کی نغمہ سنجی' صبح کا چہرۂ خنداں اور شام کا جلوۂ محجوب' غرضیکہ تمام تماشہ گاہِ ہستی' حسن کی نمائش اور نظر افروزی کی جلوہ گاہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ پردۂ ہستی کے پیچھے حسن افروزی وجلوہ آرائی کی کوئی قوت کام کر رہی ہے جو چاہتی ہے کہ جو کچھ ظہور میں آئے حسن وزیبائش کے ساتھ ظہور میں آئے اور کارخانۂ ہستی کا ہر گوشہ نگاہ کے لیے نشاطِ سامعہ کے لیے سرور اور روح کے لیے بہشت راحت وسکون بن جائے۔ دراصل کائنات ہستی کا مایۂ خمیر ہی حسن وزیبائی سے اٹھایا گیا ہے۔ فطرت نے جس طرح اس کے بناؤ کے لیے مادی عناصر پیدا کیے اسی طرح اس کی خوبروئی اور رعنائی کے لیے معنوی عناصر کا رنگ وروغن آراستہ کر دیا ہے۔ روشنی' خوشبو اور نغمہ' حسن ورعنائی کے وہ اجزا ہیں جن سے مشاطۂ فطرت چہرہ وجود کی آرائش کر رہی ہے۔''

قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ اپنی معروف تالیف ''رحمۃ للعالمین'' میں لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

''جتنی چیزیں بھی زمین پر ہیں ہم نے ان کو زمین کی زینت بنایا ہے کہ انسانوں کا امتحان لیں کہ ان میں کون کون اچھے اعمال والا ہے۔''

یہ حقیقت ہے کہ ہر شے کا زمین کے لیے زینت وجمال ہونا اسلام کی نگاہ کا مرہون منت ہے۔ زمین پر بچھا ہوا سبزہ' زمین کے لیے اپنی خوش نمائی سے زینت ہے اور آسمان کی طرف بلند ہونے والے درخت' ان کی جھومنے والی ڈالیاں' ان کی سایہ گستر شاخیں اپنے طور پر زمین کی رونق بن رہی ہیں۔ شوخ وشنگ رنگ رکھنے والے پھول' بھانت بھانت کا مزہ دینے والے پھل' عجیب وغریب اشکال کے اوراق' مختلف تاثیرات وخواص رکھنے والے پودے' شب وروز بہنے والے دریا اور استقامت کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہنے والے پہاڑ' پہاڑوں کی چوٹیوں پر سفید سفید خیمے کھڑے کرنے والی برف اور میدانوں کی چٹیل زمین پر نرم نرم فرش بچھانے والی ریت' آبشاریں' غار' مرغزار' جنگل' آبادیاں اور ویرانے اپنی اپنی حالت' اپنی اپنی وضع اور اپنے اپنے محل وقوع کے لحاظ سے تمام کرۂ ارضی کے حسن کو بڑھانے والے اور جمال کو ترقی دینے والے ہیں۔ یہ سب زمین کا سنگھار ہیں' یہ سب زمین کی زینت وزیور ہیں۔ ان کی خوبصورتی کو دکھلانے والا فقط دین اسلام ہے جو دین الحسن والجمال ہے۔ قرآن مجید میں صفت ربانی' حسن وجمال اور اس کا تقابل بھی موجود ہے اور وہ بندے کا حسن عمل ہے۔

ماہنامہ المنبر (جولائی ۲۰۱۰ئ) میں ایک اہل قلم نے درست لکھا ہے:

''فطرتی حسن ہمارے اردگرد ہر سو ہمیں دکھلائی دیتا ہے' کتنے ہی مناظر ایسے ہیں جنہیں دیکھتے ہی انسان ان میں کھو جاتا ہے۔ اس پر محویت کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ ان مناظر کی جمالیاتی کیفیت اسے دنیا وما فیہا سے بے خبر کر دیتی ہے۔ سرسبز وادیاں' برف پوش پہاڑ' لہلہاتے کھیت' پھلوں سے لدے باغات' رنگ برنگے پھول اودے اودے' نیلے نیلے' پیلے پیلے پیراہن لیے حسن وجمال کو انسان کی نس نس میں اتارتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں۔''

علامہ اقبالؒ کائنات کا مشاہدہ بڑی دلچسپی سے کرتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حسن کو بے حجاب دیکھتے ہیں جو بڑی بے پروائی کے ساتھ دشت چمن میں اپنا جلوہ دکھا رہا ہے ؎

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اودے اودے نیلے نیلے پیلے پیلے پیرہن
برگِ گل پر رکھ گئی شبنم کا موتی بادِ صبح
اور اس موتی کو چمکاتی ہے سورج کی کرن
حسن بے پروا کو اپنی بے حجابی کے لیے
ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھے کہ بن

مومن کے دل کی آنکھ کائنات کے مشاہدہ سے روشن ہوتی ہے ؎

چشم او روشن شود از کائنات
تا بہ بیند ذات را اندر صفات

ان جملہ مباحث سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ موزونیت اور حسن وجمال سے ہمکنار ہے اور کائنات کے ذرّے ذرّے میں ارباب دانش وبینش کے لیے بے شمار نشانیاں موجود ہیں۔ لہٰذا صانع حقیقی کی معرفت کے لیے اس کی صنائع کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ اسی لیے اسلام نے اس کی بار بار دعوت دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بھی اس کائنات کا ایک حصہ ہے' اس کی موت وحیات بھی اس اللہ کے حکم کے تابع ہے۔ اتنی بڑی کائنات اپنے خالق ومالک کی عظمت کی گواہی اور پاکیزگی بیان کر رہی ہے تو اس باشعور انسان کو بھی اپنے خالق کی پہچان کر کے کائنات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا ذکر وشکر ادا کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ جو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی بے پایاں برکتوں اور رحمتوں سے ہمکنار کر دیتا ہے۔

فضائل حرمین شریفین

تحریر
جناب الشیخ محمد طیب معاذ

﴿وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝﴾ (الحج)

اور جو شخص اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ بات دلوں کے تقویٰ سے تعلق رکھتی ہے۔

درج ذیل سطور میں خطۂ ارضی کے مقدس ترین شہروں کی فضیلت وعظمت کو مستند ترین ماخذ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ شہر مکہ کا شمار اہل اسلام کے محبوب ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ اہل اسلام کے دل اس ارض پاک کی محبت سے لبریز رہتے ہیں، فرزندان اسلام کے دلوں کی سب سے بڑی خواہش اس قطعۂ ارضی کی زیارت ہے۔ مکہ کی حاضری اور اس کے فیوض وبرکات سمیٹنے کے لیے ''نیل کے ساحل سے تابخاک کاشغر تک'' کا ہر مسلم بے چین رہتا ہے۔

قرآن پاک میں مکہ مکرمہ کا ذکر خیر متعدد مقامات پر آیا ہے جس میں مکہ مکرمہ کی تاریخ، ارتقائی منازل اور مکہ مکرمہ میں موجود دیگر مشاعر مقدسہ کو مختلف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ چند ایک قرآنی مقامات درج ذیل ہیں:

بابرکت مقام:

خانہ کعبہ کو قرآن پاک نے بابرکت مقام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ (ال عمران)

''بلاشبہ سب سے پہلا گھر (عبادت گاہ) جو لوگوں کے لیے تعمیر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے، اس گھر کو برکت دی گئی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا۔ اس میں کئی کھلی نشانیاں ہیں (جن میں سے ایک) سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام عبادت ہے۔ جو شخص اس گھر میں داخل ہوا وہ مامون ومحفوظ ہوگیا۔''

ان آیات میں خانہ کعبہ کی پانچ خصوصیات ذکر کی گئی ہیں:

① خانہ کعبہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا پہلا گھر ہونے کا شرف حاصل ہے۔
② خانہ کعبہ بابرکت مقام ہے۔
③ خانہ کعبہ اہل عالم کے لیے مرکز رشد وہدایت ہے۔
④ خانہ کعبہ میں باری تعالیٰ کی کھلی نشانیاں شعائر اللہ مثل زمزم، مقام ابراہیم وغیرہ ہے۔
⑤ اس گھر میں داخل ہونے والا امن کی نعمت سے سرفراز ہوجاتا ہے۔

پاکیزہ جگہ:

دوسرے مقام پر خانۂ کعبہ کی فضیلت وطہارت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

(ترجمہ) ''اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے عبادت گاہ اور امن کی جگہ قرار دیا (تو حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔ اور سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل (علیہما السلام) کو تاکید کی کہ وہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے صاف ستھرا رکھیں۔ جب ابراہیم (علیہ السلام) نے یہ دعا کی کہ: ''اے میرے پروردگار! اس جگہ کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں میں سے جو کوئی اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائیں انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما۔'' اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: ''اور جو کوئی کفر کرے گا تو اس چند روزہ زندگی کا سامان تو میں اسے بھی دوں گا مگر آخرت میں اسے دوزخ کے عذاب کی طرف دھکیل دوں گا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے۔ بلاشبہ تو ہی سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔'' (البقرہ)

رسول معظم ﷺ کی شدید خواہش تھی کہ مکہ میں موجود مسجد حرام کو قبلہ بنایا جائے' چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرۃ: 144)

ہم تمہارے چہرہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیتے ہیں جو آپ کو پسند ہے۔ سو اب آپ اپنا رخ مسجد الحرام (کعبہ) کی طرف پھیر لیجئے۔

﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ﴾ (المآئدۃ: 97)

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو قابل احترام گھر ہے لوگوں کے (لیے امن وجمعیت) کے قیام کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

مقام محبوب:

جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے باری تعالیٰ سے دعا کی کہ وادیٔ مکہ کی محبت ہر کلمہ گو کے دل میں جاں گزیں کر دی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبَّنَاۤ اِنِّيْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (ابراھیم)

اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے قابل احترام گھر کے پاس ایسے میدان میں لا بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی نہیں۔ تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ پروردگار! لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انھیں کھانے کو پھل مہیا فرما۔ توقع ہے کہ یہ شکرگزار رہیں گے۔

امن والی جگہ

''اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن وچین سے رہتی تھی اور ہر طرف سے اس کا رزق اسے بافراغت پہنچ رہا تھا۔'' (النحل: 112)

دوسری جگہ مکہ کی قسم اٹھائی اور فرمایا:

﴿وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝﴾ (التین)

''اور اس پُرامن شہر (مکہ) کی قسم۔''

بہترین جگہ:

رسول معظم ﷺ نے مکہ کی سرزمین کو بہترین قرار دیتے ہوئے فرمایا:

[أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءِ الزُّهْرِيَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَاقِفًا بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ: وَاللهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ، وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ.] (صحيح ابن حبان)

سیدنا عبداللہ بن عدی بن حمراء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم اے مکہ! تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ کے نزدیک پوری زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے یہاں سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو ہرگز نہ جاتا۔

عزیز ترین شہر:

[عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلْدَةٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ، مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ".] (صحيح ابن حبان)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر مجھے میری قوم یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔

مکہ میں موجود مشاعر مقدسہ کی اہمیت کا اندازہ اس فرمان محمدی ﷺ سے لگایا جاسکتا ہے

[سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ - وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ] (الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَوَاقِيتِ الْجَنَّةِ وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ طَمَسَ عَلَى نُورِهِمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ المشرق والمغرب)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول معظم ﷺ کعبہ کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے ہیروں میں سے ہیرے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی روشنی کو مقید نہ کیا ہوتا تو مشرق و مغرب کے درمیان جتنی چیزیں ہیں سب کو یہ دونوں روشن کر دیتے۔

حجر اسود کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

[عن ابن عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ لِهَذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ] (مسند أحمد)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن یہ حجر اسود اس طرح آئے گا کہ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے اور یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا۔

مکہ میں اسلحہ کی نمائش حرام ہے:

[عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ.] (سلسلة الأحاديث الصحيحة)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی کیلئے مکہ میں اسلحہ اٹھانا جائز نہیں۔''

مکہ حرم والی جگہ

مکہ مکرمہ میں رسول معظم ﷺ نے قتال وفساد کو تا قیامت ممنوع وحرام قرار دیا ہے۔ سنن ابی داؤد کی صحیح روایت میں رسول معظم ﷺ نے حرمت مکہ کے متعلق تفصیلی احکامات جاری کیئے جو کہ درج ذیل ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر مکہ کو فتح فرمایا تو آپ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اللہ نے مکہ پر اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے لئے بھی ایک دن کے کچھ وقت کے لئے حلال ہوا تھا اور اب میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا اس لئے یہاں سے شکار بھگایا نہ جائے (یعنی شکار ممنوع ہے) اور نہ ہی یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز کسی کے لئے حلال ہے سوائے اعلان کرنے والے کے یعنی گمشدہ چیز کو اٹھا کر اگر اس کا اعلان کرے اسے اس کے مالک تک پہنچائے تو اس کے لئے حلال ہے اور جس آدمی کو کوئی قتل کر دے تو اس کے لواحقین کے لئے دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا اس کی دیت لے لے یا اسے قصاصاً قتل کر دے تو ابوشاہ کھڑا ہوا جو کہ یمن کا ایک آدمی تھا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوشاہ کو لکھ دو۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! گھاس کو مستثنیٰ فرما دیں کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے گھاس کو مستثنیٰ فرما دیا (یعنی حرم کی حدود میں گھاس کاٹنے کی اجازت ہے)۔

مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنا منع ہے:

رسول معظم ﷺ نے مکہ جیسے مقدس شہر سے نقل مکانی سے منع فرمایا ہے۔

[عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.] (بخاري)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جس دن مکہ فتح کیا تو فرمایا کہ ہجرت باقی نہ رہی لیکن جہاد اور نیت ہے۔

فضائل مدینہ منورہ:

مکہ مکرمہ میں جب فرزندان اسلام اور پیغامبر علیہ السلام پر اعلان توحید کی پاداش میں عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا تو رب تعالیٰ نے اہل اسلام کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ امام احمد رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے کہ آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝﴾ (بنی اسرائیل)

اور دعا کیا کریں کہ اے میرے پروردگار! مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔
امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اچھی طرح داخل کرنے سے مراد مدینہ میں داخل کرنا اور اچھی طرح نکالنے سے مراد مکہ سے نکالنا ہے۔ (تفسیر طبری)

اس ارض پاک کے ساتھ بھی اہل اسلام کی خصوصی عقیدت وابستہ ہے۔ باری تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے مستقل ٹھکانے کیلئے اسی مقدس ارض کا انتخاب فرمایا اور اسلام کی ضیاء پاشیوں کا منبع و مرکز بھی یہی شہر عظیم ہے۔ مدینہ منورہ کی عظمت قرآن اور صاحب قرآن نے متعدد مقامات پر بیان کی ہے۔ جن میں سے چند ایک اہم مقام ذیل میں دیئے جا رہے ہیں:

﴿أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا﴾ (النساء: 97)

کیا اللہ کی زمین میں کشادگی نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

بعض مفسرین نے ''ارض اللہ'' سے مراد مدینہ طیبہ لیا ہے۔ یہاں پر اللہ نے مدینہ کی نسبت اپنی طرف کی ہے۔

ایمان والی سرزمین:

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى المَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا.] (بخاری)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ کر آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔

دعائے نبوی سے معمور سرزمین:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب لوگ پہلی بار کا پھل کاٹتے تو وہ اسے نبی ﷺ کی طرف لے آتے تو رسول اللہ ﷺ اسے پکڑتے اور دعا فرماتے اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے شہر میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لئے تجھ سے ان دعاؤں کا دوگنا کی دعا کرتا ہوں جو کہ تجھ سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے کی تھیں پھر آپ ﷺ کسی چھوٹے بچے کو بلا کر اسے یہ پھل عطا فرماتے۔ (مسلم)

مدینہ میں شر انگیزی کی ممانعت اور حرم مدنی کا بیان:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول ﷺ سے قرآن اور اس صحیفہ کے علاوہ کچھ نہیں لکھا۔ صحیفہ سے مراد دیت کے وہ احکام ہیں جو رسول ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لکھوائے تھے اور وہ ان کی تلوار کے نیام میں رہتے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: مدینہ عائر سے لے کر ثور تک حرم ہے جو کوئی دین میں نئی بات نکالے یا ایسے شخص کو پناہ دے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے، ایسے شخص کا نہ فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جب ان میں سے کسی ادنی شخص نے کسی کافر کو پناہ دی اور کسی مسلمان نے اس کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے ایسے شخص کی نہ نفلی عبادت قبول ہے نہ فرضی۔ (ابوداود)

اہل مدینہ کو فریب دینا منع ہے:

[عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعْدًا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "لاَ يَكِيدُ أَهْلَ المَدِينَةِ أَحَدٌ إِلاَّ انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ المِلْحُ فِي المَاءِ".] (بخاری)

عائشہ بنت سعد، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ سے جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

اہل مدینہ کو تکلیف دینا منع ہے:

[عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ القَرَّاظِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَعْدًا، يَقُولاَنِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اللهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ المَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ" وَسَاقَ الحَدِيثَ وَفِيهِ: "مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ المِلْحُ فِي المَاءِ.] (مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! مدینہ والوں کے لئے ان کے مد میں برکت عطا فرما۔ آگے حدیث اسی طرح ہے جیسے گزری اور اس حدیث میں ہے کہ جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا تو اللہ اسے ایسے پگھلا دے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

شفاعت مصطفیٰ ﷺ کے مستحقین

مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے تکالیف پر صبر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

سیدنا یحنس مولیٰ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ خبر دیتے ہیں کہ میں فتنہ کے دور میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کی آزاد کردہ باندی ان کے پاس آئی اور اس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کرنے لگی کہ اے ابوعبدالرحمن! ہم پر زمانے کی سختی ہے اور معاشی حالات کی تنگی ہے جس کی وجہ سے میں نے یہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا ہے تو سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت سے فرمایا کہ یہیں بیٹھی رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں اور اس کی سختیوں پر صبر کرے گا تو میں اس کی سفارش کروں گا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

نوٹ: شارحین حدیث نے فتنہ سے مراد واقعہ حرہ قرار دیا ہے۔

مدینہ میں سکونت کی ترغیب:

سیدنا سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ملک شام فتح کیا جائے گا تو مدینہ سے ایک قوم اپنے گھر والوں کو لے کر اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہے کاش

کہ وہ لوگ جان لیں پھر یمن فتح کیا جائے گا تو پھر ایک قوم اپنے گھر والوں کو لے کر اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں پھر عراق فتح کیا جائے گا تو مدینہ سے ایک قوم اپنے گھر والوں کو اور اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔

مدینہ میں موت کی فضیلت:

[عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا".] (النسائی)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے کہ مدینہ منورہ میں مرے تو وہ مدینہ میں مرنے کی کوشش کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

پاکیزہ معاشرہ:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ احد کی لڑائی کے لئے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ نکلے تھے واپس لوٹ گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان کے متعلق دو گروہ ہو گئے' ایک گروہ کا خیال تھا کہ ان کو قتل کرنا چاہئے دوسرے گروہ نے کہا نہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورت النساء کی یہ آیت نازل فرمائی (ترجم) مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو کفر کی طرف لوٹا دیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ ہے وہ گناہ گاروں کو اس طرح نکال کر پھینک دیتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل نکال دیتی ہے۔

دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو اس دیہاتی کو مدینہ میں شدید بخار ہو گیا تو نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا اے محمد (ﷺ)! میری بیعت واپس لوٹا دو تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا۔ وہ پھر آپ ﷺ کے پاس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا۔ وہ پھر آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میری بیعت واپس لوٹا دو تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا تو وہ دیہاتی مدینہ سے نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو کوئی اس میں آئے میل کچیل وغیرہ کو دور کرتا ہے اور اس کے پاک کو خالص اور صاف ستھرا بناتا ہے۔ (مسلم)

مدینہ کی محبت کی وجہ سے رسول معظم ﷺ اہل مدینہ سے بھی محبت کیا کرتے تھے۔

[عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: "لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ".] (مسلم)

عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے نبی اللہ ﷺ کو انصار سے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی بغض رکھے گا جو ان سے محبت کرے اللہ اسے محبوب بنائے اور جو ان سے بغض رکھے وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو۔

دجال سے محفوظ شہر

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی' اسی حدیث کے درمیان ہمیں آپ ﷺ نے بتایا کہ وہ آئے گا لیکن مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا وہ مدینہ کے قریب بعض بنجر زمینوں تک ہی پہنچے گا۔ (مسلم)

صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ہے:

[أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ المَلاَئِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ المَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ".] (بخاری)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال پامال نہ کرے گا مگر مدینہ اور مکہ۔ کہ وہاں داخل ہونے کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی نگرانی کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین مدینہ والوں پر تین بار کانپے گی اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے باہر کر دے گا۔

دوسرے مقام پر خوش خبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے گروہ مسلماناں! خوش ہو جاؤ مدینہ میں دجال داخل نہیں ہوگا۔'' (صحیح ابن حبان)

اہل مدینہ کو خوف میں مبتلا کرنا سخت منع ہے:

سیدنا محمد بن جابر بن عبداللہ اپنے والد سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل مدینہ کو ڈراتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ خوف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان)

جنتی زمین:

مدینہ میں موجود مشاعر مقدسہ کے بارہ میں بھی متعدد فضائل وارد ہوئے ہیں مثلاً،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والا زمین کا ٹکڑا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔'' (صحیح ابن حبان)

مدینہ کی کھجوروں کی عظمت جاننے کے لیے اس حدیث پر غور کریں: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ، لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ] (مسلم)

جو آدمی صبح کے وقت (مدینہ منورہ) میں دو سیاہ پتھروں والے میدانوں کے درمیان والی کھجوروں سے سات عدد کھجوریں کھائے، اسے شام ہونے تک کوئی زہر نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

خاص طور مدینہ کی عجوہ کھجور کے بارے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ] (بخاري ومسلم)

جو شخص صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجوریں کھائے اسے اس دن زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔''

اہل علم نے اپنی تصانیف میں شہر مدینہ کے متعدد نام ذکر کیے، احادیث نبویہ میں بھی اس مقدس بستی کو متعدد اسماء کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ احادیث سے مدینہ کے تقریباً 25 ناموں کا علم ہوتا ہے۔ جن میں سے اہم ترین درج ذیل ہیں:

المحفوظۃ۔ مدخل صدق (سورۃ بنی اسرائیل میں مدخل صدق سے مراد اکثر مفسرین نے مدینہ منورہ مراد لیا ہے) دار الایمان۔ طیبۃ۔ المحروسۃ۔ المحفوفۃ۔ الایمان۔ ارض الھجرۃ

اہل علم بیان کرتے ہیں کہ کسی چیز کے زیادہ نام بھی اس چیز کی فضیلت وعظمت پر دلالت کناں ہوتے ہیں۔

مدینہ طیبہ میں کثرت سے مشاعر مقدسہ بھی ہیں جن کا شمار شعائر اللہ میں ہوتا ہے۔ مسجد نبوی کا شمار شہر مقدس کے اہم ترین مشاعر میں ہوتا ہے۔ اس مسجد کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَا تُشَدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى.] (متفق عليه)

''ثواب کی نیت سے صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے: میری یہ مسجد (مسجد نبوی) مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔''

مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مسجد میں ایک ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.] (ابن ماجه، ضعيف)

''جو آدمی میری اس مسجد میں صرف بھلائی کو سکھانے یا سیکھنے کے لیے آتا ہے وہ اس مجاہد کی قدر ومنزلت کا مستحق ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو۔''

مسجد نبوی میں باجماعت چالیس نمازیں ادا کرنے والا انسان آگ سے بری، عذاب سے آزاد اور منافقت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (طبرانی اوسط رجالہ ثقات)

محمد عربی ﷺ کو مدینہ منورہ سے شدید محبت تھی، رسول معظم ﷺ سفر سے واپسی پر مدینہ کے درودیوار دیکھتے تو سواری کو تیز کر دیتے تاکہ آپ ﷺ جلد از جلد اپنی محبوب سرزمین پر قدم رنجہ فرما سکیں۔

اہل علم نے فضل مدینہ کے تحت اس نکتے کو بھی ذکر کیا ہے کہ شہر مدینہ وہ عظیم شہر ہے جو کہ خالص دعوت وتبلیغ کے ذریعے فتح ہوا اس کو فتح کرنے کے لیے اہل اسلام نے تلوار نہیں اٹھائی۔

اہل مدینہ کے لیے احرام زیب تن کرنے کا میقات طویل مسافت پر واقع ہے تاکہ اہل مدینہ زیادہ سے زیادہ اجر وثواب سمیٹ سکیں۔

مدینہ کی عظمت وفضیلت امام مالک کے اس اصول سے بھی مترشح ہوتی ہے جس میں انہوں نے خبر واحد کے مقابلے میں اہل مدینہ کے اجماع کو فوقیت دی ہے۔

آخری گزارش:

قارئین کرام! درج بالا سطور میں حرمین شریفین کے بارہ وارد شدہ نصوص قطعیہ سے ان مشاعر مقدسہ کی عظمت ورفعت پوری طرح واضح ہوتی ہے۔

ان مشاعر کے خدام، اس کی تعمیر وترقی کے لیے کوشاں افراد اور سعودی گورنمنٹ اہل اسلام کی عظیم محسن ہیں جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور رب تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم کے ذریعے ان مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لیے ہمہ تن مصروف ومشغول ہیں۔ باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی خدمت میں مصروف عمل رجال کار کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان سے کو خدمت دین متین کے مزید مواقع مہیا کرے۔ آمین

یہاں پر ہم ان نفس کے پجاریوں کو بھی متنبہ کرنا چاہتے ہیں جو کہ شوسل میڈیا پر حرمین شریفین اور حکومت سعودیہ کے بارہ میں منفی پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔

حرمین شریفین کے تقدس، وقار اور تمکنت اس کی بقاء اور حفاظت کے لیے ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

بقیہ طب وصحت

ہونے والے نقصان جسے ART کہا جاتا ہے کی شناخت کرتی ہے۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق جسمانی سرگرمیوں اور کھیل کود سے قبل کافی پینا مضر ہے۔ کیونکہ اس طرح فشار خون بڑھتا ہے۔ اس تحقیق کرنے والوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ کافی یا دیگر مشروبات مضر ہونے کی وجہ سے ان میں شوگر اور دیگر نباتات کے اجزاء کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔ پانی سب سے بہتر متوازن غذا ہے۔

- امریکہ کی میڈیکل ایسوسی ایشن کے مطابق یہ خیال درست نہیں کہ کافی پینا مضر صحت ہے بلکہ کافی کا معتدل استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ مثلاً لوگ دن میں تین کپ کافی پیتے ہیں ان کے پارکسن (رعشہ) میں مبتلا ہونے کے امکانات ۲۰ فیصد کم ہوتے ہیں۔
- سکول آف ہیلتھ ہارڈور کے مطابق روزانہ چھ کپ کافی پینے والوں میں ذیابطیس دوم میں مبتلا ہونے کے امکانات ۵۰ فیصد کم ہوتے ہیں۔
- جاپان کے کینسر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے مطابق چار کپ کافی پینے والے کے جگر کے سرطان میں مبتلا ہونے کے ۵۰ فیصد خطرات کم ہو جاتے ہیں۔
- برٹش ڈایابیٹک ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ بیان کردہ مقدار سے زیادہ استعمال طبیعت میں بے چینی اور مزاج میں الجھن پیدا کرتی ہے۔ حاملہ خواتین کو دو کپ کافی سے زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہیے۔
- ایک تحقیق کے مطابق کافی میں پائی جانے والی کیفین خون کی نالیوں کی سوزش کم کرتی ہے بلکہ سر درد میں افاقہ دیتی ہے۔
- گوشت کی ڈشز کو خوش رنگ اور مزیدار بنانے کے لیے دیگچی میں ایک کپ بلیک کافی شامل کر دیں۔ گوشت مزیدار ہو جائے گا۔
- کافی کی پتی چہرے کی صفائی کے لیے بہترین ہے۔ موسم سرما میں اکثر جلد خشک ہو جاتی ہے اس کے لیے کافی کی پتی چہرے پر رگڑیں چہرہ کی جلد صاف وشفاف ہو جائے گی۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

طب وصحت

کافی .....مقبول ترین مشروب

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما میں علی الصبح یا دھند آلود سہ پہر میں فیملی یا دوست احباب کے ساتھ پرسکون ماحول میں تازہ دم ہونے کے لیے کافی سے بہتر کوئی مشروب نہیں۔ کافی کا استعمال نہ صرف دماغ کے بند دریچے کھول دیتا ہے بلکہ جسمانی اور ذہنی استعداد کار میں اضافہ کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ کافی میں موجود کیفین ہے۔ کیفین کا تعلق زین تھین نامی مرکبات سے ہے جس کے فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی۔

کافی آج دنیا کے مقبول ترین مشروبات میں سے ہے اور تقریباً دنیا کے ہر خطے میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ ویسے تو اب یہ سارا سال استعمال ہوتی ہے مگر موسم سرما میں اس کا استعمال بڑھ جاتا ہے اور اس کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے۔

ہمارے ہاں سردی کے آتے ہی کولڈ ڈرنکس کی جگہ کافی اور چائے لے لیتی ہے۔ ملازم پیشہ دفتری کام کرنے والے اور طلبہ سردی کی شدت کم کرنے اور دن بھر کی جسمانی تھکن ختم کرنے کے لیے کافی ضرور استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ کافی پینے سے محسوس ہوتا ہے کہ جسم میں چستی وطاقت آ گئی ہے اور کام کرنے کی امنگ پیدا ہو جاتی ہے۔ طلبہ خصوصاً امتحانی ایام میں خود کو مستعد اور رات بھر جاگ کر تیاری کرنے کے لیے کافی یا چائے کا استعمال کرتے ہیں۔

کافی کے استعمال کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ معلوم تاریخ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ عربوں کی دریافت ہے۔ صدیوں قبل ایک یمنی چرواہے نے اس کی افادیت محسوس کرتے ہوئے اسے پانی میں ابال کر پینے کی روایت شروع کی۔ جب عربوں میں اس نے مقبولیت حاصل کی تو اس کی باقاعدہ کاشت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر عربوں سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ مصر، پیرس، ترکی اور مغرب تک پہنچ گیا۔ دنیا کا پہلا کافی ہاؤس ۱۵۵۴ء میں استنبول میں بنا جب انگلینڈ میں ۱۶۵۰ء میں ایک یہودی جیکب نے قائم کیا جو آج بھی موجود ہے مگر اب اسے بار میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آج انگلینڈ میں کافی کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں تین ہزار سے زیادہ کافی ہاؤسز ہیں اور صورت حال یوں ہے کہ دنیا میں ۷۰ سے زیادہ ممالک میں کاشت کی جاتی ہے اور ۴۰ سے ۸۰ اقسام کی کافی کاشت کی جاتی ہے۔ مغربی ملک برازیل دنیا میں کافی برآمد کرنے والا بڑا ملک ہے۔ جبکہ دوسرے نمبر پر ویت نام اور تیسرے پر کولمبیا ہے۔ یمن چونکہ اس کا آبائی گھر ہے اس لیے یمنی کافی کو دنیا بھر میں شہرت حاصل ہے۔ اس کی رنگ، خوشبو اور ذائقہ کا کوئی دوسرا ثانی نہیں۔ اس کے بعد عربی کافی اور پھر امریکہ کی کافی شہرت رکھتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ایتھوپیا (پرانا نام حبشہ) کا ایک گڈریا اپنے معمول کے مطابق بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک روز اچانک وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی سست دکھائی دینے والی بکریاں اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑی ہو کر اچھل کود کر رہی تھیں اور گول سرخ رنگ کے پھل کھا رہی تھیں۔ اس نے خود بھی یہ پھل توڑ کر چکھے تو اس کی تھکاوٹ دور ہو گئی اور خود کو تازہ دم وچست اور توانا محسوس کرنے لگا۔ جب شام ہوئی تو واپس گاؤں جاتے ہوئے بہت سے پھل توڑ کر ساتھ لے آیا اور گرجا گھر کے پادری کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اپنی اور اپنی بکریوں کی کیفیت کی کہانی سنائی۔ جس پر پادری نے کہا کہ یہ شیطانی بیج ہیں اس نے انہیں جلدی آگ میں پھینک دیا۔ کچھ ہی وقت میں انہوں نے آگ پکڑی، اس طرح سارے کمرے میں دھواں خوشبودار ہو گیا۔ اب پادری نے جلدی جلدی ادھ جلے ہوئے بہت سے بیج سمیٹ کر پانی کے پیالے میں ڈال دیے۔ اب یہی خوشبو پانی میں آنے لگی۔ پادری سے رہا نہ گیا اور وہ یہ خوشبو دار پانی غٹا غٹ پی گیا۔ پانی پیتے ہی پادری تازہ دم ہو گیا۔ اس کی تھکن ختم ہو گئی اور وہ خود کو چست محسوس کرنے لگا۔ وہ اس سے بہت متاثر ہوا اور شام کو آنے والے تمام پادریوں کو یہ خوشبو والا پانی پلایا۔ سب اسے خدائی نعمت قرار دیتے ہوئے اس پانی پر رطب اللسان ہو گئے۔ وہ عبادت کے دوران اپنی طبیعت میں فرحت، چستی اور تازہ دم محسوس کرتے رہے۔ اس طرح کافی دنیا میں معروف ہوئی اور یہ بیج آج کافی کے نام سے ساری دنیا میں گرم وسرد مشروب کے طور پر پیا جاتا ہے۔

کافی کا پودا سدا بہار ہے اور زیادہ تر گرم ممالک میں ہوتا ہے۔ اس کے پودوں کو نرسری کے بیجوں میں اُگایا جاتا ہے۔ جہاں اس کے پودوں کو کھیتوں میں منتقل کر لیا جاتا ہے۔ کافی کے پودے میں کوئی تین سال بعد چھوٹے چھوٹے خوشبودار پھول آتے ہیں جن پر بیضوی شکل کی بیریز اگتی ہیں جو پہلے سبز پھر سنہری رنگت اختیار کرتی ہیں، پھر براؤن یا کرمچی رنگ کی ہوتی ہیں جو مونگ پھلی کی مانند دو دانے ہوتی ہیں اور یہی کافی کا بیج ہیں، کافی کا درخت دس سال بعد مکمل ہوتا ہے جب کہ اس کی عمر ۱۵ سے ۳۰ سال تک ہوتی ہے۔ کافی کا ہر پودا سالانہ ایک کلو کافی کے بیج تیار کرتا ہے۔ پودوں سے ان بیریز کو ہاتھوں سے چنا جاتا ہے پھر دھو سکھا کر بیج کو رنگ کر لیا جاتا ہے۔ ان بیجوں کو خشک کر کے پیکٹوں میں بند کر کے فروخت کر دیا جاتا ہے۔ کافی کے ان سبز بیجوں کو روسٹ کرنے کے بعد ہی کافی تیار ہوتی ہے ورنہ درمیانے درجے کے روسٹ سے اس کی خوشبو اور ذائقہ برقرار رہتا ہے۔

کافی کے فوائد:

کافی میں موجود کیفین کے باعث کافی پینے والے سینے میں خرخراہٹ اور سانس کی دوسری امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔ کافی مضر قلب چکنائی ایل ڈی ایل اور مفید قلب چکنائی، ایچ ڈی ایل دونوں کی سطح کو بڑھا کر توازن قائم رکھتی ہے۔ اس لیے توازن سے استعمال قلب کے لیے مضر ثابت نہیں ہوتی۔

کافی ذیابطیس قسم دوم کی شکایت کی سطح کم کرتی ہے کیونکہ اس میں مختلف مانع تکسید اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ دوسرا اس میں میگنیزم، جست (زنک) اور دیگر معدنی اجزا خون میں شکر کی سطح کم رکھنے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ تیسرا کافی جسم میں ہضم کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے جس کے نتیجے میں جسم میں چربی زیادہ بننے سے وزن کم ہوتا ہے اور یہ قبض کشا ہے۔

نقصانات:

- کافی کا استعمال فکر وپریشانی میں اضافہ کرتا ہے۔ ذہنی دباؤ کی صورت بھی بی پی بڑھاتی ہے اور بڑی آنت میں خراش پیدا کر سکتی ہے۔
- معدہ میں صفرا بڑھ جاتی ہے۔ اگر کافی صحیح طرح بنائی جائے یعنی فلٹر کی جائے تو اس طرح چکنائی دور کر کے کولیسٹرول کی سطح کم ہوتی ہے۔
- کافی کے جنین پر مضر اثرات ہو سکتے ہیں، لہٰذا حاملہ خواتین احتیاط کریں۔

جدید تحقیق:

کافی لطف ہی نہیں دیتی بلکہ تحقیق کاروں کے مطابق روزانہ ۳ سے ۹ کپ کافی پینے والوں میں کئی امراض سے محفوظ رہنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ ۲۰۰۷ء کی ایک تحقیق کے مطابق کافی پینے والوں میں ذہنی انحطاط (الزائمر) کے مرض کا امکان ۲۰ فی صد کم ہو جاتا ہے۔ جب کہ امریکہ میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق کافی پروٹین میں داخل ہو کر ڈی این اے میں

باقی صفحہ 28 پر

تربیت سے تمام صلاحیتیں اجاگر اور کارکردگی بہتر ہوتی ہے

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقدہ دوروزہ ورکشاپ سے نائب مدیر مکتب الدعوۃ الشیخ معتب بن محمد الجدیعی کا خطاب

وفاق المدارس پاکستان نے جامعہ سلفیہ کے اشتراک سے مکتب الدعوہ اسلام آباد کے تحت دعاۃ مبلغین اور اساتذہ کے لیے دوروزہ تربیتی ورکشاپ منعقد کی۔ جس میں فیصل آباد اور ملتان ڈویژن سے 29 علماء کے علاوہ مرکز تربیہ اسلامیہ میں تخصص کے 22 فضلاء نے شرکت کی۔ ورکشاپ صبح آٹھ بجے سے شام ساڑھے چار بجے تک جاری رہی۔ جس میں ممتاز ماہرین تعلیم اور سکالرز نے خطاب کیا۔ ان میں ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی، جناب ڈاکٹر حبیب الرحمٰن عاصم، جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن حفیظ ، جناب علامہ محمد یونس بٹ ، جناب پروفیسر محمد یٰسین ظفر چوہدری ، جناب فضیلۃ الشیخ ابراہیم خلیل الفضلی کے علاوہ مکتب الدعوہ کے نائب مدیر جناب الشیخ ابومحمد معتب بن محمد الجدیعی نے کلیدی خطاب کیا۔

تربیتی ورکشاپ کا بنیادی مقصد علم اور تجربے کی تجدید ہے اور کچھ وقت کے لیے دوسروں کی بات سننے اور ان کے کام سے آگاہی ہے۔ اس لیے علم تربیت کے بغیر کوئی معانی نہیں رکھتا۔ کام کرنے کا سلیقہ اور بہتر نتائج کے لیے بہرحال تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خود کوئی تجربہ کرنے سے بہتر ہے کہ دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تجربہ کار عالم کی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے مخاطب کو ایجابی اور سلبی باتوں سے آگاہ کردے۔ اسی مقصد کے لیے تربیتی ورکشاپ منعقد ہورہی ہے جس میں صاحب علم وفضل شریک ہیں۔

تعلیم کے لیے صرف درسی کتب ہی کافی نہیں بلکہ اس کے لیے تعلیمی ماحول ناگزیر ہے۔ ایک اچھا اور کامیاب استاد وہی ہے جو پڑھانے سے پہلے ماحول کو بہتر بناتا ہے۔ درسی کمروں میں طلبہ کے لیے باسہولت بیٹھنے کی جگہ، مناسب روشنی اور ہوا کا ہونا، وائٹ بورڈ اور طلبہ تک آواز کا پہنچنا ایک تعلیمی ماحول کے لیے ضروری ہے۔ کلاس رومز یا اس کے برآمدے میں تعلیم سے متعلق اقوال زریں، آیات قرآنی اور احادیث شریفہ کے بورڈ آویزاں کردینا۔ عام زندگی میں پہنا جانے والا لباس تدریس کے لیے موزوں نہیں ہوتا۔ اس کے لیے اچھے، مناسب اور باوقار لباس کی ضرورت ہے۔ ایسے طلبہ کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ کلاس کے لیے الگ لباس کا اہتمام کریں' نوٹ بک اور قلم کا اہتمام کریں۔ سنجیدگی اور متانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے طلبہ کو تعلیم دی جائے اور کوشش کرے کہ سبق کو تیار کر کے پیش کرے۔ ان خیالات عالیہ کا اظہار شیخ الحدیث مولانا محمد یونس بٹ صاحب نے کیا۔

بامقصد زندگی انسان کی پہچان ہے۔ جبکہ دیگر مخلوقات اس سے محروم ہیں۔ ان کے ہاں کھانا پینا اور دوسروں کے رحم وکرم پر جینا ہے۔ مقصد انسان میں تحریک پیدا کرنا ہے۔ اس کی صلاحیتوں کو جلا بخشنا ہے۔ مقصد کے تعین کے حصول کے لیے منصوبہ بندی اور زندگی کی ترجیحات متعین کرنا ہے۔ اس کی تمام تر کوششیں حصول مقصد کے لیے وقف ہو جاتی ہیں۔ اس صورت حال میں وہ ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتا ہے۔ انسان میں پیدا ہونے والی یہی حرارت زندگی ہے۔ خاص کر ایک مسلمان بے مقصد زندگی گزار ہی نہیں سکتا۔ خاص کر ایک عالم دین جو انبیاء کا وارث ہے تو اس کا ایک ایک لمحہ بامقصد ہونا چاہیے۔ اس لیے مقصد کا تعین کرنا از حد ضروری ہے۔ پھر اس مقصد کے مطابق وسائل تلاش کیے جائیں۔ مثلاً دینی تعلیم دینا مقصود ہے تو آپ کے لیے دین سے مطابقت رکھتا ماحول اور اس سے متعلق کتب درکار ہیں۔ اس کے ساتھ دینی تعلیم سے بہرہ مند استاد چاہیے۔ وہ لوگ جن تک یہ دین پہنچانا مقصود ہے ان کو جمع کیا جائے۔ ایک استاد کے لیے یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ وہ مقصد متعین کرے۔ طلبہ کو کیا بنانا چاہتا ہے۔ اس کے تعین کے بغیر محض چند کتب حفظ بھی کرادی جائیں تو کیا فائدہ؟ ان خیالات کا اظہار جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن حفیظ نے کیا۔

اس کے بعد محترم جناب ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ نے پنجاب بھر سے تشریف لانے والے اہل علم، دعاۃ اور مدرسین سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب کو اپنے مقام اور حیثیت کو پہنچاننا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ شخص جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ اس پر رب ذوالجلال خود درود بھیجتے ہیں' زمین وآسمان کی تمام مخلوقات اس کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہم پر بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمیں اس کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہیے۔ دعوت الی اللہ جیسے عظیم الشان کے لیے اپنی تمام تر صلاحتیں بروئے کار لا کر اپنے آپ کو اس کام کے لیے وقف کردینا چاہیے۔ انبیاء ورسل علیہم السلام کی طرح یہ دعوت ہر فرد کو پہنچانے کے لیے جہد مسلسل کرنی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے کتاب وسنت کے علم میں گہرائی حاصل کر کے خود اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اپنی سیرت وکردار اور گفتار واعمال کو کتاب وسنت کے مطابق بنائیں گے تو آپ چلتے پھرتے اسلام کے داعی ہوں گے۔ لوگ آپ کو دیکھ کر اپنے آپ کو سنواریں گے۔ آپ کی زبان میں تاثیر پیدا ہوگی۔ لوگوں کے احوال انہیں نصیحت کریں۔ انہیں اتنی ہی بات بتائیں جتنی انہیں ضرورت ہو اور ان کے لیے قابل قبول ہو۔

دین کی جو بات بیان کرنا ہو خطبہ یا درس دینا ہو اس کی مکمل تیاری کر کے مؤثر اور بلیغ انداز کے ساتھ گفتگو کریں۔ کسی بھی وجہ سے آپ میں غرور اور تکبر کے آثار نظر نہیں آنے چاہئیں۔ بلکہ تواضع اور انکساری کا انداز اختیار کریں۔ سامعین اور اپنے حلقہ احباب کے ساتھ نہایت شفقت اور خیرخواہی کا انداز اختیار کریں۔ لوگ آپ کے طرز عمل میں اپنائیت محسوس کریں۔ کوئی آپ سے استفسار کرے تو کھلے دل کے ساتھ ناصحانہ انداز میں اس کی تشفی کریں۔ اس کا اشکال دور کریں۔ اس کے شبہات اور خدشات کا ازالہ کریں۔ لیکن جہاں سوال وجواب سے فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو وہاں حکمت سے کام لیتے ہوئے سائل کا رخ کسی بڑے عالم کی جانب موڑ دیں۔

جناب ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب کی گفتگو کے بعد جناب ڈاکٹر حبیب الرحمٰن عاصم صاحب نے تربیت کے لوازمات اور اس کی نفسیات کے عنوان پر خطاب کیا۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن حفیظ نے چارٹ اور نقشوں کی مدد

سے اپنی بات کو واضح کیا اور نصاب کی منصوبہ بندی کا فارمولا پیش کیا۔

تربیتی ورکشاپ کے آخری سیشن میں نائب مدیر مکتب الدعوہ الشیخ متعب بن محمد الجدیعی حفظہ اللہ اور الشیخ ابراھیم الفضلی حفظہ اللہ بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ ان کے لیے سپاسنامہ ڈاکٹر عتیق الرحمٰن نے پیش کیا۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ آمد پر خوش آمدید کہا اور نہایت مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ تربیتی ورکشاپ کی اہمیت اور افادیت سے آپ بخوبی آگاہ ہیں' انہوں نے بڑی فکر انگیز گفتگو فرمائی' انسان ہمیشہ تعلیم وتربیت کا محتاج رہا ہے۔ تربیت سے ہی انسان میں چھپی تمام صلاحتیں اجاگر ہوتی ہیں او رمشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ ایسی تربیتی ورکشاپ ہماری بنیادی ضرورت ہیں۔ اس کا اہتمام ہوتا رہنا چاہیے۔ تربیت سے انسان میں چھپی تمام صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں اور کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے۔ اس کے بنیادی فوائد ہیں۔ آپس کی ملاقات اور ایک دوسرے کے تجربات سے آگاہی ہے۔ ان اعلیٰ خیالات کا اظہار مہمان خصوصی نائب مدیر مکتب الدعوہ الاستاد الشیخ متعب بن محمد الجدیعی نے اپنے خطاب میں کیا۔ انہوں نے تمام شرکاء کو مدیر مکتب الدعوہ الشیخ محمد بن سعد الدوسری کا سلام اور نیک خواہشات پر مبنی پیغام پہنچایا۔ تربیتی ورکشاپ کے اہتمام پر جامعہ سلفیہ اور وفاق المدارس السلفیہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ نائب مدیر مکتب الدعوہ نے تمام دعاۃ سے ملاقات پر خوشی کا اظہار کیا اور خاص کر ورکشاپ کے روح رواں پروفیسر یٰسین ظفر کے حسن استقبال اور بہترین انتظامات پر خراج تحسین پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ آئندہ بھی ایسے پروگرام مرتب ہونے چاہئیں۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ انہوں نے اپنی اور مدیر مکتب الدعوہ کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا بھی یقین دلایا۔

اس کے بعد حاجی بشیر احمد صدر جامعہ سلفیہ نے معزز مہمانوں کو یادگار شیلڈ اور تحائف پیش کیے اور معزز مہمانوں نے تمام شرکاء کو سرٹیفکیٹ اور تحائف دیئے۔ پرتکلف ظہرانے کے بعد یہ ورکشاپ اختتام پذیر ہوئی۔

مولانا حافظ حبیب الرحمٰن حبیب کی پاکستان آمد

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے سیکرٹری جنرل حافظ حبیب الرحمٰن حبیب نے کہا ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی خوش قسمتی تھی کہ انہیں محمد علی جناح جیسا قائد نصیب ہوا جس نے وقت کے بڑے بڑے شاطروں سے نظریے کی بنیاد پر چومکھی جنگ لڑ کر مسلمانان برصغیر کو وطن عزیز پاکستان کی صورت میں ایسا تحفہ دیا کہ قیام مدینہ منورہ کے بعد چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر بنا تھا اگر اس کے بنیادی نظریہ سے انحراف یونہی جاری رہا تو دہشت گردی سمیت دیگر مصائب وآلام ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ سکتے۔ بانی پاکستان مسلمانان برصغیر کے متفقہ رہنما قائداعظم محمد علی جناح جیسا کوئی لیڈر اس صدی نے پیدا نہیں کیا۔ انہوں نے یہ بات پاکستان کے تین ہفتے کے دورے کے بعد گلاسگو پہنچنے کے بعد اپنے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ چارسدہ اور اس سے پہلے پشاور آرمی سکول میں جس ظالمانہ طریقے سے دہشت گردی کی کارروائی کی گئی اس نے ہر صاحب دل انسان کو دہلا کر رکھ دیا ہے اور دہشت گردی کا علاج قائداعظم کے وژن کے مطابق یعنی اسلامی طرز زندگی کو بطور نظام نافذ کیے بغیر ممکن نہیں' جس کی طرف حکمرانوں کی نظر ہی نہیں جاتی۔ مولانا حافظ حبیب الرحمٰن نے اپنے دورے کے دوران سینئر پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، ڈاکٹر عبدالکریم (ایم این اے) و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت، ڈاکٹر حماد لکھوی، مولانا بشیر انصاری مدیر اعلیٰ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور، حاجی نذیر احمد انصاری آف کامونکی، علامہ رانا شفیق پسروری ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، علامہ حافظ عبدالحمید عامر چیرمین جامعہ علوم اثریہ اور سیکرٹری اطلاعات پاکستان پرویز خورشید، وزیر امور مذہبی سردار یوسف و دیگر اکابر کے ساتھ ملاقاتیں کیں اور مرکز اہل حدیث راوی روڈ' جامعہ اثریہ جہلم میں خطبات جمعہ کے علاوہ اسلام آباد، راولپنڈی، جہلم اور دیگر شہروں کے مراکز میں دروس ولیکچر بھی دیے۔ وریں اثناء انہوں نے حال ہی میں فوت ہونے والے علماء مولانا شہاب الدین مظفر آباد، الشیخ عبدالحمید ازہر اسلام آباد، شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام فتح پوری، مؤرخ اسلام مولانا محمد اسحٰق بھٹی لاہور کے لواحقین سے اپنی اور جمعیت اہل حدیث برطانیہ کی جانب سے اظہار تعزیت بھی کیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے رہنماؤں نے ان کی پاکستان کے کامیاب دورے کے بعد بعافیت واپسی پر مبارک باد دی ہے۔ (رپورٹ: پروفیسر حافظ عبدالاعلیٰ درانی۔ بریڈفورڈ برطانیہ)

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان میں شمولیت

نوجوان اور محقق عالم دین مولانا عثمان اسماعیل سلفی نے دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی میں امیر سٹی گوجرانوالہ پروفیسر سعید کلیروی، سرپرست اعلیٰ مولانا محمد صادق عتیق سے ملاقات میں علامہ پروفیسر ساجد میر کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث میں شمولیت کا باضابطہ اعلان کیا ہے۔ مولانا عثمان اسماعیل سلفی جو جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن کے سینئر استاد اور محقق عالم دین ہیں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہمارے اکابرین واسلاف کی قائم کردہ وہ نمائندہ تنظیم ہے جو وطن عزیز کی آزادی سے لیکر استحکام تک ہمیشہ ہراول دستے کا کردار ادا کرتی رہی، انہوں نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ امیر سٹی پروفیسر سعید کلیروی اور بزرگ عالم دین مولانا محمد صادق عتیق کی سرپرستی میں قرآن وسنت کی تعلیمات کے فروغ میں کردار ادا کرنے کا عزم کر رہا ہوں۔ جماعتی زندگی میں برکت ہے، میں مزید نوجوانوں کو بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے دعوت دین کے کام کی طرف راغب کروں گا۔ اس موقع پر امیر سٹی پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی نے مولانا عثمان اسماعیل کو مرکزی جمعیت اہل حدیث میں شمولیت پر خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ نوجوان طبقہ ہی مستقبل میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی قیادت کرے گا۔ اس موقعہ پر قائم مقام ناظم اعلیٰ سٹی مولانا محمد ابرار ظہیر، سینئر نائب امیر مولانا محمد عارف اثری، حافظ عبدالشکور شیخوپوری، مولانا امتیاز محمدی، مولانا قاضی سعید احمد، مولانا حافظ عباس راشد اور دیگر نوجوان علمائے کرام نے بھی خطاب کیا اور مولانا عثمان اسماعیل سلفی کو مرکزی جمعیت اہل حدیث میں شمولیت پر مبارک باد دی۔

کاروانِ بیداری ملت شورکوٹ میں

رپورٹ: محمد ابرار ظہیر۔ سیکرٹری اطلاعات مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب اور پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ کی قیادت میں 09 اپریل 2016ء کو فیصل آباد کی عظیم تاریخی جلسہ گاہ دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں چھٹی ''بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس'' کی تیاریاں پورے زور و شور سے جاری ہیں۔ اس سلسلے میں مورخہ 24 جنوری 2016ء کو ضلع جھنگ کا ضلعی اجلاس تحصیل شورکوٹ میں مولانا قاری رفیق شورکوٹی کی میزبانی میں منعقد ہوا۔ جبکہ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب اور پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب کے علاوہ ناظم کانفرنس مولانا عبدالرشید حجازی، مولانا برق التوحیدی بھی خصوصی طور پر رونق اجلاس ہوئے۔ امیر ضلع مولانا صاحبزادہ حافظ عبدالعلیم یزدانی نائب امیر مرکزیہ کی زیر صدارت اجلاس میں تمام ضلعی اور تحصیلی کابیناؤں کے معزز اراکین اور اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران شریک ہوئے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امیر ضلع مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی حفظہ اللہ نے قائدین پنجاب کو یقین دلایا کہ بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس ان شاء اللہ صرف اہل حدیث ہی کو نہیں بلکہ پوری ملت کو جگانے کا باعث ہو گی اور ہم اس کانفرنس کا ان شاء اللہ ہراول دستہ ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس کی کامیابی میں ضلع جھنگ کے تمام کارکنان بھرپور کردار ادا کریں گے۔ ناظم کانفرنس مولانا عبدالرشید حجازی نے اپنے خطاب میں ذمہ داران کو ترغیب دلاتے ہوئے کہا کہ آج کے بعد آپ کے ضلع کی ہر مسجد میں کم از کم ایک پروگرام کانفرنس کی دعوت کے لئے ہونا چاہئے۔ ضلع جھنگ سے کم از کم دو ہزار افراد کو کانفرنس میں شرکت کرنا چاہیے اسی میں ہماری کامیابی اور عزت ہے۔ انہوں نے بیداری ملت کانفرنس کے انعقاد کے لئے فیصل آباد کے انتخاب پر قائدین پنجاب کا شکریہ ادا کیا۔ امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کانفرنس کی اہمیت اور گذشتہ پانچ کانفرنسز کے اثرات و نتائج سے شرکائے اجلاس کو آگاہ کیا اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور کردار ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ امیر پنجاب نے واضح کیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث بنیادی طور پر ایک تبلیغی جماعت ہے اور تبلیغ دین ہی ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے، اس طرح کی بڑی کانفرنسز دراصل جماعتی زندگی کی حیات کیلئے بہت ضروری ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین علامہ پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے ہماری ذمہ داری لگائی ہے کہ ہم جماعت کا پیغام بیداری لیکر قریہ قریہ بستی بستی گھومیں، ہم ان کے حکم کی تعمیل میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شدید دھند میں دور دراز کا سفر کرکے آپ کی خدمت میں حاضری کا مقصد آپ سے ملاقات، رابطہ مہم، تنظیمی امور پر ڈسکس اور بیداری ملت کانفرنس کی تیاریوں کا جائزہ لینا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ 09 اپریل کو دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں کثیر تعداد میں لوگوں کو اکٹھا کر لیں گے۔ امیر پنجاب کے بعد سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا محمد نعیم بٹ نے اپنے خطاب میں نوجوانوں کے دلوں کو خوب گرمایا اور انہوں نے کہا کہ یہ کانفرنس ہماری غیرت کا امتحان ہے۔ فیصل آباد ڈویژن میں بسنے والے ہر اہل حدیث کی حمیت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اس کانفرنس کو کامیاب کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ دھوبی گھاٹ گراؤنڈ بہت بڑا ہے اسے نہیں بھر سکتے مگر ہم اسے ایک چیلنج سمجھ کر اللہ کی ذات پر بھروسہ کرکے میدان عمل میں اترے ہیں۔ ہر اہل حدیث کو فیصل آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا جلسہ کرنے کے لئے میدان میں آنا ہے۔ اس کانفرنس سے اہل توحید کا رعب بھی پڑے گا ان لوگوں پر جو ہمیں قلت تعداد کا طعنہ دیتے ہیں۔ مولانا نعیم بٹ نے کہا کہ ہر کارکن پروفیسر حافظ عبدالستار حامد جیسا جذبہ لیکر میدان عمل میں اترے۔ انہوں نے اپنے رفقاء کی معاونت کے ساتھ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ہر کارکن کو متحرک کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ انہوں نے اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ اصل ذمہ داری آپ کے سر ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کے کارکنان کی ذمہ داریاں سب سے زیادہ ہیں، ان حالات میں ہمیں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ بیداری ملت کانفرنس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اپنی تاریخ دہرائیں اور اپنی جماعت کی طرف پیغام امن لوگوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے ہاؤس میں موجود لوگوں سے وعدہ لیا کہ وہ سب اس کانفرنس کو کامیاب کرنے میں اپنا خصوصی انفرادی اور اجتماعی کردار ادا کریں گے۔ اجلاس میں ناظم ضلع مولانا حافظ نعیم الحق، صدر اہل حدیث یوتھ فورس جھنگ مولانا احسان العزیز چوہان، ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا عبدالعزیز خلیفہ، پروفیسر محمد علی حکیم، شیخ شاہد اقبال، قاری اجمل صدیق، محمد طاہر سلفی، حکیم شفیق احمد سمیت کم و بیش پچاس اراکین کابینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ امیر ضلع حافظ عبدالعلیم یزدانی صاحب کی دعا سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ضلعی اجلاس سے فراغت کے بعد کاروان بیداری ملت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ روانہ ہوا جہاں ضلعی امیر مولانا مفتی محمد اسلم صاحب سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات ہوئی۔ کانفرنس کے حوالے سے بات چیت میں انہوں نے بتایا کہ ہم نے ورک شروع کر دیا ہے، مشاورت کے لیے ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ضلعی اجلاس 7 فروری کو ٹوبہ ٹیک سنگ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اخبار الجماعۃ

خطبہ جمعۃ المبارک اور ریلی کا پروگرام

اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل شورکوٹ کے زیر اہتمام 5 فروری 2016ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوٹلہ محمد ظریف خاں شورکوٹ سٹی میں مولانا حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صدر AYF پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ اور بعد نماز جمعہ جامعہ ہذا سے بھرپور پرامن ریلی یوم یکجہتی کشمیر و تحفظ حرمین شریفین نکالی جائے گی جو تحصیل چوک میں قائدین کے خطابات کے بعد اختتام پذیر ہوگی۔ ریلی کی قیادت نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی صاحب اور قائد یوتھ فورس حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صاحب اور مہتمم جامعہ ہذا خان سیف الرحمٰن خان صاحب اور پرنسپل جامعہ مولانا قاری محمد حمزہ مکی صاحب اور AYF کے ضلعی و تحصیلی ذمہ داران کریں گے۔

منجانب: قاری تنویر احمد ساجد 0302-4673287

خصوصی اپیل برائے دعا

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے سابق صدر اور ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ کافی عرصہ سے گردہ کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ٹرانسپلانٹ سسٹم کے آخری ٹیسٹ کے بعد ان کے دل کے تین والو بند ہونے کی صورت میں ڈاکٹر ہسپتال لاہور میں ان کا کامیاب آپریشن ہوا۔ احباب جماعت سے مجاہد صاحب کی صحت کے لیے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اہل حدیث یوتھ فورس کی مرکزی و صوبائی قیادت اور کارکنان نے مجاہد صاحب کی صحت کے لیے خصوصی دعائیں کیں' اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ ادارہ ''اہل حدیث'' بھی جناب امتیاز احمد مجاہد کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا گو ہے۔

منجانب: عطاء الرحمٰن حقانی' ناظم دفتر AYF پاکستان

سالانہ یا اللہ مدد کانفرنس

بمقام جامع مسجد اہل حدیث ٹھٹھہ باقر کا بنگلہ گوگیرہ بتاریخ 8 فروری بروز سوموار بعد نماز مغرب تارات گئے زیر صدارت مولانا عبدالسمیع اوکاڑوی امیر ضلع اوکاڑہ' زیر اہتمام اہل حدیث یوتھ فورس ٹھٹھہ باقر کا۔ مقررین: حضرت مولانا عبداللہ امجد چھتوی (ستیانہ بنگلہ) حضرت مولانا عتیق اللہ سلفی ناظم مرکز ستیانہ بنگلہ' مولانا عبدالمنان راسخ خطیب فیصل آباد' مولانا عبدالرحمٰن شیخوپوری' مولانا اکبر اسد خطیب چونیاں' مولانا اللہ دتہ ظفر صادق آباد

الداعی الی الخیر: قاری محمد نذیر احمد مدرس مدرسہ ڈھلیانہ

بغیر تحقیق شرعی مسئلہ پر اظہار خیال نہیں کرنا چاہیے

علماء کو تحقیق کے بغیر کسی شرعی مسئلے پر اظہار خیال نہیں کرنا چاہیے۔ نبی اکرمؐ کی سنت پر حقیقی معنوں میں اہل حدیث نے عمل کر کے دکھایا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما مولانا محمد نواز چیمہ نے جامع مسجد عبدالخالق اہل حدیث ظفر پارک مرید کے میں سیرت النبیؐ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس سے مناظر اسلام مولانا محمد عمر صدیق نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کا اہتمام مرید کے کی جماعت کے بڑے ہی مخلص اور مخیر ساتھی حاجی عبدالرزاق نے کیا۔ کانفرنس میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مرکزی جمعیت اہل حدیث شیخوپورہ کے ناظم حافظ عطاء الرحمٰن عامر نے ادا کیے۔ اس موقع پر جماعتی ذمہ داران نے بطور خاص شرکت کی۔ (ناظم نشر و اشاعت)

انتخاب

شبیر احمد سلفی صاحب کو اہل حدیث یوتھ فورس ہزارہ ڈویژن کا پریس سیکرٹری منتخب کیا گیا ہے۔

منجانب: (مولانا) حبیب الرحمٰن علوی صدر AYF ہزارہ ڈویژن

ضرورت رشتہ

بیٹا تعلیم بی اے' ایم اے اکنامکس جاری' برسر روزگار۔ بیٹی تعلیم ایم اے اکنامکس' جٹ' اہل حدیث شہری آبادی سے لاہور' فیصل آباد' شیخوپورہ' گوجرانوالہ سے پڑھے لکھے احباب اور والدین خود رابطہ کریں۔

رابطہ: 0344-6636003 - 0308-4343398

سالانہ عظمت مصطفیٰؐ کانفرنس

بمقام مرکز سید الشہداء امیر حمزہ اہل حدیث ٹبہ ظاہر پیر سٹی صادق آباد مؤرخہ 13 فروری 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تارات گئے۔ زیر صدارت قائد یوتھ فورس حافظ عامر صدیقی صدر AYF جنوبی پنجاب۔ مقررین: مولانا قاری عبدالرحیم کلیم' مولانا سیف اللہ ربانی' صاحبزادہ الطاف الرحمٰن جوہر و دیگر علماء کرام خطابات فرمائیں گے۔

الداعی الی الخیر: (مولانا) رائے اللہ دتہ ظفر و انتظامیہ مسجد ہذا

ضروری تصحیح

حاجی محمد سعید احمد سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع فیصل آباد کا ''الاسلام ڈائری' 2016ء میں غلط نمبر چھپ گیا ہے۔ درست نمبر درج ذیل ہیں:

0306-9700493 - 0332-7515936

خطبات جمعۃ المبارک

مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث کوٹ رادھا کشن قصور کے خطیب شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب بسلسلہ عمرہ کی روانگی کے باعث مسجد ہذا میں 5 فروری 2016ء مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری' 12 فروری 2016ء پروفیسر حافظ طلحہ سعید خطبات جمعہ کا فریضہ انجام دیں گے۔

دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی' کوٹ رادھا کشن

دعائے صحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر قصور کے امیر مولانا ابراہیم کاظم گذشتہ دنوں مختلف عوارض میں علیل ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت یابی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

دعائے صحت کی اپیل

محترم قاری عبدالستار سلفی ناظم مدرسہ زینب للبنات اہل حدیث چھانگا مانگا صاحب فراش ہیں' قارین کرام ان کی صحت یابی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: حافظ عبدالظاہر' میجر ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مرکزی جمعیت اہل حدیث گوبند پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سرگرم کارکن محمد اصغر عابد ان دنوں صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام ان کی جلد صحت یابی کے لیے خصوصی طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: محسان ساجد N.T.U فیصل آباد

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ UK کی رفاہی سرگرمیاں

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ UK کی طرف سے حضرت مولانا محمد ابراہیم چیئرمین ٹرسٹ نے حاجی آفتاب انصاری اور قاری محمد اعظم عارف ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کی زیر نگرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں وجام پور میں تقریباً 50 کے قریب نلکے اور مساجد میں (ٹیوب ویل) موٹر پانی والی لگوا کر دیں۔ ڈیرہ غازیخاں ضلع میں قاری عبدالرحیم کلیم جام پور' مولانا ابراہیم میر پوری' حضرت مولانا محمد یٰسین راہی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور کی سرپرستی میں کام مکمل ہوا' اس سلسلہ میں حاجی آفتاب انصاری اور قاری محمد اعظم عارف نے دونوں اضلاع کا تفصیلی دورہ کیا اور کام تسلی بخش کروانے کا شکریہ ادا کیا۔ جام پور جماعت نے مولانا محمد ابراہیم میر پوری حاجی آفتاب انصاری' قاری اعظم عارف اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کا شکریہ ادا کیا' غریب نادار احباب نے دعاؤں کے ساتھ مہمانوں کو رخصت کیا۔

منجانب: محمد اسماعیل ساجد جنرل سیکرٹری جام پور

سیرت النبی کانفرنس رحیم یار خاں

اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل رحیم یار خاں کے زیر اہتمام 16 دسمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد الاسریٰ اہلحدیث پل سنی کالونی نمبر 2 رحیم یار خاں میں عظیم الشان سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل رحیم یار خاں کے صدر راشد عباس کمبوہ نے کی۔ کانفرنس کا آغاز حافظ سعود الفیصل کی تلاوت کے بعد نعت رسول مقبول کی سعادت آفتاب احمد انقلابی نے حاصل کی۔ سٹیج سیکرٹری شہزاد محمود بلوچ جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل رحیم یار خاں تھے۔ کانفرنس میں جانباز ختم نبوت علامہ حافظ محمد اسلم حنیف' مولانا ضیاء الحق جانباز' مولانا عبدالحق حقانی اور شیر پنجاب مولانا منظور احمد نے خطابات کیے۔ قاری نواز الحق باجوہ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ میزبانی کے فرائض پروفیسر عبدالقدوس چوہدری زاہد شریف مہار نے ادا کیے۔

منجانب: عبدالرحیم عثمان چیمہ' ناظم نشرواشاعت AYF

حدیث حافظ آباد شدید علیل ہیں' احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: محمد لقمان علوی' ناظم تبلیغ شہر حافظ آباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات کے زیر اہتمام 20 ویں سالانہ

دعوت تاجدار انبیاء ﷺ کانفرنس

21 فروری 2016ء بروز اتوار بعد نماز عشاء

بمقام مرکزی جامع مسجد صدیقیہ اہل حدیث سرگودھا روڈ گجرات شہر

جس میں جماعت کے معروف علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

زیر صدارت: چوہدری بشیر احمد (امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث گجرات شہر)

زیر نگرانی: (مولانا) محمد یحییٰ واہلہ ناظم شہر گجرات

منجانب: انجمن مرکزی جامع مسجد صدیقیہ اہل حدیث گجرات

انا للہ وانا الیہ راجعون!

ڈاکٹر مزمل احسن شیخ صاحب کو صدمہ

معروف مذہبی سکالر پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ کی زوجہ محترمہ اور ڈاکٹر حافظ محی الدین طاہر محمود صاحب کی والدہ محترمہ 10 جنوری 2016ء کو مختصر علالت کے بعد 68 برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ' صابرہ' شاکرہ اور کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی مومنہ خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ حافظ صلاح الدین یوسف نے پڑھائی' نماز جنازہ میں جید علماء کرام سمیت سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

رابطہ تعزیت ڈاکٹر صاحب: 0332-4178822

شریک غم: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی' کوٹ رادھا کشن

ناظم نشرواشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ محمد سرفراز حسن کے ماموں جان محمد منیر گلستان کالونی فیصل آباد میں انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ کے بعد سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں گلستان کالونی کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران نے مرحوم کے انتقال پر اظہار تعزیت' مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

شعبہ نشرواشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ

دعائے مغفرت

محمد جاوید محمدی المعروف محمدی کیسٹ ہاؤس اردو بازار والے رضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ نیک طبع اور مخلص انسان تھے۔ ان کی نشرواشاعت کے اعتبار سے مسلک وجماعت کی گرانقدر خدمات تھیں۔ قارئین سے اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعاؤں کی گذارش ہے۔

تعزیت کے لیے رابطہ سلمان جاوید محمدی' ادارہ ''اہل حدیث'' بھی مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کے لیے دعا گو ہے: 0321-9834162

شریک غم: (مولانا) محمد نعیم بٹ گوجرانوالہ

گذشتہ دنوں حضرت مولانا مفتی عبدالرشید حنیف رحمۃ اللہ علیہ کی بہو اور اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل جھنگ کے صدر حافظ عبدالباسط جنجوعہ کی کزن اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے گناہوں کو معاف فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: عبدالباسط جنجوعہ 0313-6500847

گذشتہ روز مرکزی جمعیت اہل حدیث چک نمبر 136/10-R کے ناظم مالیات چوہدری فریاد علی کی والدہ محترمہ اور چوہدری نورالامین کی خالہ محترمہ بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ تہجد گذار' صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ نماز جنازہ مولانا محمد یوسف جٹ نے مرکزی عیدگاہ اہل حدیث میں پڑھائی جس میں ہر مکتب فکر کے افراد اور یوتھ فورس کے کارکنان نے شرکت کی اور اظہار تعزیت' صبر جمیل اور بلندی درجات کی دعا کی۔

شفیق الرحمٰن' جنرل سیکرٹری AYF چک 136/10-R جہانیاں

جیٹھ پور میں مسجد اہل حدیث

یہ گاؤں راجووال سے تقریباً بیس کلومیٹر کے فاصلے پر جنوبی جانب ضلع اوکاڑہ کا مشہور ترین گاؤں ہے۔ وہاں قبل ازیں اہل حدیث کی ایک ہی مسجد تھی جملہ اہلیان اسی مسجد میں نمازیں ادا کرتے تھے۔ فریق ثانی کی اکثریت تھی اس بنا پر وہ سابقہ مسجد پر قابض ہو گئے۔ اہل حدیث بنا بریں اقلیت الگ مسجد تیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ وہاں ہاشمی خاندان قدیم سے آباد ہے ان کے دو نوجوان مولانا خوشی محمد مرحوم متوفی 2004ء مولانا محمد اسماعیل مرحوم متوفی 2015ء راجووال سے فیض یافتہ ہیں اور دیگر بزرگ حاجی قاسم علی مرحوم محمد علی شاہ مرحوم وغیرہ کی مساعی جمیلہ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے 1962ء میں الگ مسجد کی زمین خریدی گئی جس کی بنیاد استاد محترم مولانا محمد یوسفؒ نے رکھی ساتھ نقدی تعاون بھی کیا۔ اب الحمدللہ وہاں مستقل جماعت کا ایک وجود ہے اور نئی نسل عصری و دینی تعلیم سے آراستہ ہو کر مختلف مقامات پر آباد ہے اور عقائد و نظریات میں خالص دینی ذہن رکھتے ہیں۔ یقیناً یہ لوگ مولانا کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مسجد کی آبیاری اور اسلاف کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

از: عنایت اللہ اثر ائیں۔ مدرس مسجد ہذا

ضرورت رشتہ

اہل حدیث جماعت سے تعلق رکھنے والے ایک حافظ قرآن عمر 26 سال تعلیم بی اے کو اپنے اور اپنے چھوٹے بھائی عمر 22 سال تعلیم مڈل) قوم جٹ کو خوبصورت و سیرت پابند صوم وصلوٰۃ لڑکی کا رشتہ درکار ہے جو مدرسہ اور سکول چلا سکتی ہو۔

رابطہ: 0301-4047197

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

فاضل نوجوان جناب محترم
پروفیسر ڈاکٹر محمد عباس طور صاحب حفظہ اللہ
صدر AYF تحصیل تاندلیانوالہ کو
پی ایچ ڈی (عربی) کی تکمیل پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
منجانب
محمد بلال بھٹی جنرل سیکرٹری وارا کین AYF تحصیل تاندلیانوالہ
عالم شیروٹو (ایڈووکیٹ)
ریسرچ سکالر (ایم فل اسلامیات) چناب کالج فیصل آباد

مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فور کلر رنگین، خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

- نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔
- اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام
- نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات
- سورۂ فاتحہ خلف الامام
- اثباتِ رفع الیدین
- اثباتِ توحید (ایک سوال کی دس شکلیں)

تمام مسجد اہل حدیث کے منتظمین مذکورہ بالا مکمل سیٹ مفت منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

نوٹ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس وعدے کی صورت میں ڈاک خرچ ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

گروپ کے ساتھ
روانگی قافلہ ماہ فروری
پیکج 21 یوم
87000 روپے میں
95000 روپے میں

الحمد للہ

عمرہ

گورنمنٹ سے منظور شدہ علاقہ بھر میں سب سے پہلا ادارہ جو 25 سال سے آپکی خدمت میں مصروف عمل ہے

بکنگ شروع

فوری بکنگ کروائیں

بہترین ٹرانسپورٹ

قریب ترین رہائش

تمام ائرلائنز کی سستی ٹکٹوں کیلئے رابطہ کریں۔

زائرین حرمین کیلئے تحائف • معلوماتی کتب حج وعمرہ • ہینڈ بیگ • تسبیح طواف

ہیڈ آفس

حاجی محمود احمد قاسم 0300 4236407
حاجی ڈاکٹر محمد نعیم 0333 4194280
امان اللہ ربانی 0301 4966505

بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر
فاروق آباد
056 3877266

برانچ آفس

محمد یحییٰ مدنی 0333-0321 6662422

میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک
ستیانہ روڈ جھال فضل آباد
041-8557315-16

برانچ آفس

قاری فاروق تبسم 0301 6837566 0334 4356170
حافظ عبدالسلام ظلم شعبہ تعمیرات 0300 6596539
محمد سعید احمد 0301 6814942

زبیر سپرے سنٹر بالمقابل علی میرج ہال کھڈیاں خاص

ALHUNAIN PRINTERS FAROOQABAD 0332 4027740 eMAIL: alhunain94@gmail.com

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے
جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر
(زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

فضیلۃ الشیخ

جناب محترم

محسن اہل حدیث

حفظہ اللہ

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب

ممبر قومی اسمبلی

چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

کی جانب سے قومی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور میں ''کم عمری کی شادی'' حکومتی بل کو **مسترد** کرنے پر

خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کا یہ کارنامہ جماعت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا

جس سے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے کارکنوں کے سر فخر سے بلند ہو گئے۔

منجانب

ڈاکٹر حافظ **مسعود عبدالرشید اظہر** صاحب

رئیس جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال

ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

حافظ سعد عبدالرشید اظہر صاحب

حافظ محمود عبدالرشید اظہر صاحب

0333-5176493 065- 2552317